فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

النساء ۴: ۵۹

www.KitaboSunnat.com

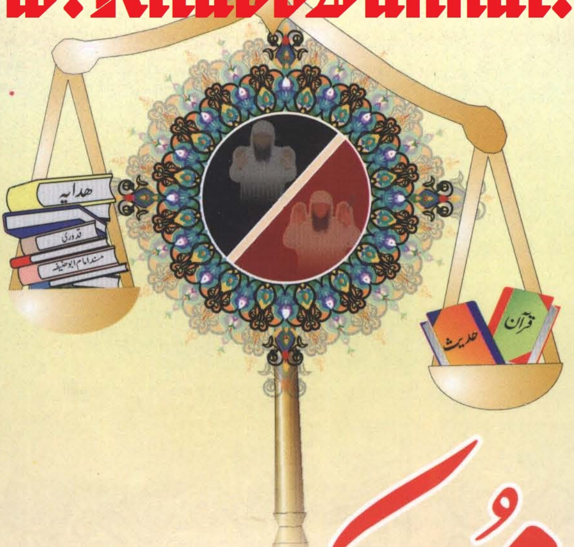

مجرم کون؟

رفع الیدین کرنے والے ..... یا ..... نہ کرنے والے

تالیف

امان اللہ عاصم

نظر ثانی

شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقدیم:

شیخ الحدیث حافظ محمد مسلم شاہدروی

ادارہ نشر التوحید والسنة لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مجرم کون؟

رفع الیدین کرنے والے ....یا.... نہ کرنے والے

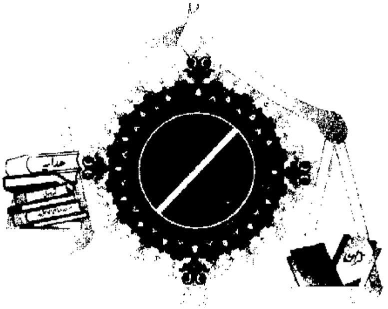

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب .... مجرم کون؟

مؤلف .... امان اللہ عاصم

نظر ثانی .... شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد

اشاعت اول .... جولائی 2012ء

تعداد .... گیارہ سو

ادارہ نشر التوحید والسنۃ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[redacted]

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

النساء ۴/۵۹

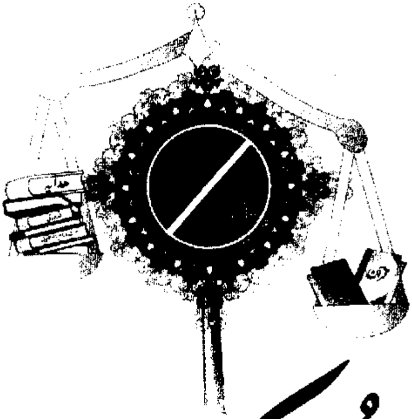

مجرم کون؟

رفع الیدین کرنے والے ....یا.... نہ کرنے والے

تالیف

امان اللہ عاصم

نظر ثانی

شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقدیم

شیخ الحدیث حافظ محمد اسلم شاہدروی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- ◆ حرفے چند ---------- 14
- ◆ حرف عقیدت ---------- 17
- ◆ مقدمۃ المؤلف ---------- 21
  - ❖ رفع الیدین کی حکمت ---------- 23
  - ❖ رفع الیدین کا اجر وثواب ---------- 23
  - ❖ رفع الیدین نماز کی زینت ---------- 23
  - ❖ رفع الیدین کو بدعت سمجھنے والا..! ---------- 23
  - ❖ رفع الیدین کا تارک سزا کا مستحق ---------- 23
  - ❖ احترام کا معیار ''رفع الیدین'' ---------- 23
  - ❖ رفع الیدین سنت متواترہ ہے ---------- 23
  - ❖ رفع الیدین منسوخ نہیں ---------- 25
  - ❖ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھیں ---------- 25
  - ❖ رفع الیدین سنت دائمہ ---------- 26
- ◆ تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین....؟ ---------- 29
  - ❖ قابل غور ---------- 30
  - ❖ یہ بھی انکارِ حدیث کا انداز ہے ---------- 31
  - ❖ رفع الیدین کے تارک کے لیے وعید ---------- 32
- ◆ یہ ہٹ دھرمی کیوں؟ ---------- 33
  - ❖ احناف کا ظلم ---------- 33
  - ❖ سنت کا مذاق اڑانے والے کا انجام ---------- 34

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ ایک بیہودہ حکایت ---- 34
◆ رفع الیدین کے بغیر نماز کی حیثیت..؟ ---- 35
❖ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ---- 36
◆ مجرم کون...؟ ---- 37
❖ جیسے مرضی پڑھو کا فلسفہ ---- 36
❖ یاد رکھیے ---- 37
❖ وجہ تالیف ---- 39
❖ اشاعت کا پہلا مرحلہ ---- 39
◆ عنوانات کا انتخاب ---- 40
◆ اہل حدیث کی خوش قسمتی ---- 41
◆ رفع الیدین خدا کی نظر میں ---- 43
❖ تفسیر ابن عباس کی سند کا جائزہ ---- 43
❖ محمد بن مروان کی حقیقت ---- 44
❖ کلبی کی حقیقت ---- 45
❖ ابو صالح کی حقیقت ---- 46
❖ حضرت ابن عباس رفع الیدین کرتے تھے ---- 47
◆ تعجب ہے......! ---- 50
◆ ترک رفع الیدین ---- 51
◆ نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً ---- 51
❖ روایت کی سند ---- 51
❖ مصنف اور ابو عبیدہ مجہول راوی ---- 52
❖ مفتی تقی عثمانی حنفی دیوبندی ﷾ کا فیصلہ ---- 53
❖ مولانا محمود الحسن حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کا قول ---- 54
❖ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا قول ---- 54

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی کا دوسرا قول ---------- 55

❖ امام نووی رحمہ اللہ کا قول ---------- 55

❖ امام نووی رحمہ اللہ کا دوسرا قول ---------- 56

❖ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول ---------- 56

❖ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا باب ---------- 56

❖ جرأت تو کریں ---------- 57

❖ مسند احمد کی روایت (فیصلہ کن وضاحت) ---------- 57

◆ رفع الیدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں فعلاً ---------- 59

❖ دلیل ---------- 59

❖ جواب ---------- 59

❖ یہ روایت ضعیف ہے۔ (محدثین کا فیصلہ) ---------- 59

❖ سنن ابوداؤد کی مفصل روایت ---------- 60

❖ قابل توجہ ---------- 61

❖ محدثین اور علماء جرح وتعدیل کا فیصلہ ---------- 61

❖ امام خطابی رحمہ اللہ کا قول ---------- 61

❖ علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ کا قول ---------- 62

❖ علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا قول ---------- 62

❖ امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن کہنا...! ---------- 62

❖ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ موضوع ہے ---------- 63

❖ دلیل ---------- 64

❖ جواب ---------- 64

❖ مسند ابی حنیفہ کے مجہول راوی ---------- 64

❖ احناف سے گزارش ---------- 65

◆ سند اور متن دونوں ضعیف...! ---------- 65

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ سند میں ضعف کی وضاحت ---------- 65
❖ یزید بن ابی زیاد کی حقیقت ---------- 65
❖ ابن ابی لیلیٰ کی حقیقت ---------- 68
❖ علماء احناف کی گواہی ---------- 69
❖ متن میں ضعف کی وضاحت ---------- 69
❖ سنن بیہقی کی روایت ---------- 72
❖ حدیثِ مسند ابی عوانہ کی سند ---------- 74
❖ حدیث کے اصل الفاظ ---------- 74
❖ وضاحت ---------- 74
❖ اس حدیث کا باب ---------- 75
❖ سعدان بن نصر کی روایت ---------- 75
❖ مسند حمیدی کی روایت ---------- 76
❖ مسند حمیدی کے قدیم قلمی نسخہ کے الفاظ ---------- 76
❖ حدیث میں تحریف ---------- 77
❖ حدیث کی تحریف شدہ عبارت ---------- 77
❖ حدیث کی اصل عبارت ---------- 77
❖ فرق واضح ہے ---------- 78
❖ امام ابونعیم رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث ---------- 78
❖ مسند حمیدی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ---------- 79
❖ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت ---------- 80
❖ غلط فہمی کا ازالہ ---------- 82
◆ ناقص و ناتمام نماز...! ---------- 82
❖ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ---------- 82
◆ رفع الیدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں ---------- 83

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ دلیل ---------- 83

❖ جواب ---------- 83

❖ محمد بن جابر کی حقیقت ---------- 83

❖ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر چوری کا الزام ---------- 85

❖ محدث اسحاق بن اسرائیل کا قول..؟ ---------- 85

❖ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے ---------- 85

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے ---------- 86

❖ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور رفع الیدین ---------- 87

❖ دلیل ---------- 88

❖ جواب ---------- 88

❖ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ---------- 88

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے ---------- 89

❖ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور رفع الیدین کا حکم نبویؐ ---------- 89

❖ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور رفع الیدین ---------- 89

◆ رفع الیدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں ---------- 90

◆ ابراہیم نخعی کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات......؟ ---------- 91

❖ ابراہیم نخعی کی ناقابل قبول روایات ---------- 91

❖ اس روایت کی سند باطل ہے ---------- 92

◆ سنتا جا......شرماتا جا......! ---------- 93

◆ میرے حنفی بھائیو!..اب کیا کرو گے..؟ ---------- 94

❖ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور رفع الیدین ---------- 94

❖ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کنکر مارنا ---------- 94

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین کا حکم دیتے ---------- 95

❖ خلاصہ کلام ---------- 95

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ اعتراضات کے جوابات ---------- 96
❖ اعتراضات ---------- 96
❖ جوابات ---------- 96
❖ امام مالک اور رفع الیدین ---------- 97
❖ امام شافعی رحمہ اللہ اور رفع الیدین ---------- 97
❖ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی گواہی ---------- 98
❖ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور رفع الیدین ---------- 98
❖ امام ترمذی رحمہ اللہ کی گواہی ---------- 99
◆ چند سوالات کے جوابات ---------- 100
❖ پہلی حدیث ---------- 101
❖ دوسری حدیث ---------- 101
❖ تیسری حدیث ---------- 102
❖ چوتھی حدیث ---------- 103
❖ حدیث مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ---------- 104
❖ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ---------- 105
❖ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ---------- 106
❖ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ---------- 107
❖ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گواہی ---------- 107
❖ آخری حدیث ---------- 108
❖ غور کریں ---------- 110
❖ اہل الحدیث کا موقف ---------- 110

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف کی طرف سے شائع کردہ تحریر کا عکس ①

جس میں رفع الیدین کی نفی کے دلائل پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا

ترک رفع یدین خدا کی نظر میں

1۔ "قد افلح المؤمنون ۔ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون" [پارہ نمبر ۱۸]

"ابن عباس رضی اللہ عنہ خاشعون کی تفسیر میں فرماتے ہیں "لا یرفعون ایدیھم فی الصلاۃ" یعنی نماز میں رفع یدین نہ کرنا" [تفسیر ابن عباس]

2۔ "حضرت حسن بصری فرماتے ہیں خاشعون سے مراد پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا ہے" [تفسیر مراغی]

ترک رفع یدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حکماً

1۔ "عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی بقوم یاتی من بعدی یرفعون ایدیھم فی الصلوۃ کانھا اذناب خیل شمس" [الجامع الصحیح مسند ربیع بن حبیب ج ۱ ص 45]

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میرے بعد ایک قوم آئے گی جو نماز میں رفع یدین کرے گی گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں"

2۔ "عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس رافعوا ایدیھم فی الصلوۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ" [illegible] [الجامع الصحیح مسند ربیع بن حبیب ج ۱ ص [illegible]] [illegible] میں موجود ہے۔

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ مبارک سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے پایا تو فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہوں۔ نماز میں سکون اختیار کرو"

3۔ "قال ابن القصار (حدیث جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ) حجۃ فی النھی عن رفع الایدی فی الصلوۃ" [illegible]

"ابن قصار فرماتے ہیں (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث) نماز میں رفع یدین کے منع ہونے کی حجت ہے"

ترک رفع یدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں فعلاً (٢)

1۔ "عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ" [ترمذی ج ۱ ص 59، [illegible] ج ۱ ص 120، [illegible] ج ۱ ص 442، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص 236، [illegible] ج 2 ص 78، [illegible] ج ۱ ص 158، [illegible] ج ۱ ص [illegible]] (۲۰۱۶ [illegible])

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ پس پڑھی آپ نے نماز پس نہ کیا رفع یدین مگر پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے بعد کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا"

2۔ "ابو حنیفۃ یقول: الشعبی یقول سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ یقول: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ لا یعود لرفعھما حتی یسلم من صلاتہ" [مسند الامام ابی حنیفۃ [illegible] ص ۱۰۶] [illegible]

"[illegible] سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے پھر سلام تک رفع یدین نہیں کرتے تھے"

3۔ "عن ابن عمر قال رایت النبی اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما وقال بعضھم حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع بعد ما یرفع راسہ من الرکوع لا یرفعھما وقال بعضھم ولا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد" [illegible] ج 2 ص 90 [illegible] ج 2 ص 277 پر موجود ہے۔

"حضرت [illegible] سالم سے اور وہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک اور جب آپ ارادہ فرماتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد آپ رفع یدین نہ کرتے۔ بعض راویوں نے کہا ہے کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے۔ مطلب سب راویوں کی روایت کا ایک ہی ہے" (یعنی آپ صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے)

"حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (تحریمہ) کہتے تو آپ دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو آپ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی کمر (مبارک) جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر (مبارک) کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی" [بخاری شریف ج ۱ ص ۱۱۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

②

احناف کی طرف سے شائع کردہ تحریر کا عکس

جس میں رفع الیدین کی نفی کے دلائل پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

ترک رفع یدین [illegible]

1۔ "عن عبداللہ بن مسعود [illegible]"

[illegible]

2۔ "عن عاصم بن کلیب [illegible]"

[illegible]

3۔ [illegible]

ترک رفع یدین [illegible]

1۔ "عن ابراہیم نخعی عن عبداللہ بن مسعود [illegible]"

[illegible]

2۔ "عن مجاہد [illegible]"

[illegible]

ہمارا غیر مقلدین کا اختلاف رفع یدین میں نہیں [illegible] ہے

مذکورہ سوالات ان کے اپنے عمل والے [illegible]

﴿سوال نمبر۱﴾ اہل حدیث حضرات نماز کے (۱) شروع میں (۲) رکوع میں جاتے ہوئے (۳) [illegible]

[illegible]

﴿سوال نمبر۲﴾ رفع یدین [illegible]

﴿سوال نمبر۳﴾ [illegible]

[illegible]

نیز ہر قسم کے باطل فرقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے [illegible]

شعبہ نشر و اشاعت: امام اعظم ابوحنیفہؒ اکیڈمی [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے اعتنائی اور ترکِ سنت کے جرم کی دلدل میں پھنسے ہوئے مظلوم لوگوں کے نام جو رفع الیدین جیسی عظیم سنت کو محض اپنے مولویوں کے کہنے پر بغیر تصدیق کیے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم اور گنہگار بن رہے ہیں۔ اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ترک سنت کے جرم سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

نماز کے موضوع پر اور نماز کے ایک ایک مسئلہ کو نمایاں کرنے کے لیے ہر عالم نے اپنی وسعت کے مطابق کوشش کی ہے۔ کیونکہ نماز دین اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک بنیادی رکن ہے جس سے رب ذوالجلال کی الوہیت کے اقرار کی صداقت واضح ہوتی ہے۔ جس قدر نماز کے تمام ارکان وسنن وغیرہ کو صحیح طور پر ادا کرے گا اسی قدر اللہ کی توحید الوہیت واضح ہوگی۔

نمازی کے دل میں سے شیطان ایک ایک سنت اور رکن کی اہمیت نکالتا ہے، اور المیہ تو یہ ہے کہ یہ مرض اب امت مسلمہ میں عام ہو چکا ہے۔ مسنون نماز کی اہمیت ختم ہو چکی ہے۔

دکھ کی بات تو یہ ہے کہ نماز کی صحیح تعلیم دینے کی بجائے مسلکی جھگڑوں میں عوام کو الجھا کر انہیں سنت سے محروم اور دور کرنے کا بیڑا علماء کرام نے اٹھا رکھا ہے۔ درحقیقت وہ خود اس بات کو جانتے بھی ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ لیکن بے شرمی اور ہٹ دھرمی کی انتہا ہے کہ سب جاننے کے باوجود نہ تو خود عمل کرتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں۔ اسی نزاع کا شکار وہ سنت مبارکہ بھی جس کے بارے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا:

"رفع الیدین نماز کی زینت ہے" (1)

اس پیاری سنت کا وجود مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد بھی پیدا کیے ہیں جو سنت کا انکار اور رد کرنے والوں کا تعاقب کرتے اور سنت کا دفاع کر کے اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ایسے افراد کو اللہ تعالیٰ کی مدد ہمہ وقت حاصل رہتی ہے۔

آپ کے ہاتھ میں یہ مختصر کتاب "مجرم کون...؟" اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ قبل ازیں اسے ایک اشتہار کی صورت میں شائع کیا گیا تھا جس کا نام "زینت الصلاۃ" رکھا گیا تھا۔

---

(1) التمھید لابن عبدالبر: ۹/۲۲۵۔ الاستذکار: ۱/۴۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں عدم رفع الیدین کے دلائل کا مسکت اور ٹھوس جواب دیا گیا ہے۔ شائد کسی کے دل میں یہ بات اتر جائے اور وہ اپنی نماز کی اصلاح کر کے اپنی نماز کو نماز نبوی کے مطابق بنا لے۔ شائد کوئی تعصبات سے بچ کر سنت نبوی کو زندہ کر کے حبّ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل کر لے۔

سنت نبوی سے محبت مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ میں شامل ہے۔ سید الانبیاء نبی محترم جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا یومن أحدکم حتی أکون أحب الیه من والده وولده والناس أجمعین .)) ❶

''تم میں سے کوئی بھی تب ہی مکمل مومن ہوسکتا ہے جب وہ مجھے اپنے والدین، اولاد اور کل کائنات سے زیادہ محبوب رکھے۔''

اسی محبت کا عملی ثبوت ''مجرم کون...؟'' کے مولف نے پیش کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی محبوب ترین اور دائمی سنت مبارکہ کے بارے غلط شبہات اور اعتراضات پیش کر کے عوام الناس کو اس پیاری سنت ''رفع الیدین'' سے منع کرنے والوں کے دلائل کا جواب دیا ہے۔

مؤلف نے رفع الیدین کو صحیح احادیث اور آثار صحیحہ سے دائمی سنت ثابت کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ جن لوگوں کو رفع الیدین کرنے کی وجہ سے برا سمجھا جاتا ہے اور ان پر طرح طرح کے بیہودہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ مجرم اور گنہگار نہیں ہیں اصل میں مجرم اور گنہگار تو وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی اس محبوب سنت کی اہمیت سے بے خبر ہو کر اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی سنت کا دفاع کرنا ایک عظیم سعادت ہے۔ مؤلف نے نبی اکرم ﷺ کی محبوب سنت کے دفاع میں یہ اچھی کاوش کی ہے۔ بڑی محنت اور لگن سے اس کام کو انجام دیا ہے۔

امان اللہ عاصم تحقیق د تالیف کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ طالب علمی دور سے ہی اساتذہ ان کی علمی قابلیت کے معترف ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں دین کا کام تحریر و تحقیق کی

❶ صحیح البخاری: کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، حدیث: ۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں کرنے کا خاصہ موقع فراہم کیا ہے۔ اور یہ بڑی محنت اور شوق سے اسے انجام دیتے ہیں۔ چند وقیع کتب کے حواشی وتخریج کا کام بھی کر چکے ہیں۔ان دنوں قرآن پاک کی مخصوص آیات کی تفسیر لکھنے میں مصروف ہیں۔قبل ازیں وہ سورۃ الحجرات کی تفسیر بھی مکمل کر چکے ہیں۔ جو کہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکی۔

گاہے بگاہے ملاقات ہوتی ہے اور بعض امور میں رہنمائی کے طور پر مشورہ کرتے رہتے ہیں۔ جب کبھی کسی مسئلہ پر تحقیقی وتنقیدی بحث ہوتی ہے تو ان کے دلائل اور استدلال ان کی علمی قابلیت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ آج کے اس دور میں جب کہ ہر طرف سے متشددانہ انداز میں سطحی معلومات کی بنا پر ''فلاں حدیث ضعیف، فلاں حدیث موضوع'' کی تلواریں چل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اصول حدیث کی روشنی میں منصفانہ انداز سے حقیقی معنی میں صحیح اور ضعیف حدیث کی تعریف وشناخت سے نوازا ہے۔

ان میں معتدل مزاج اور انصاف پسند علماء کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عاصم صاحب کے اس اعزاز اور سعادت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اساتذہ کے بہت فرمانبردار اور اکابر علماء کا احترام کرنے والے اور کتاب دوست انسان ہیں۔ کتب کی خریداری میں وہ ہمیشہ مصادر اور امہات الکتب (کے اصلی نسخے) اور ان کے علاوہ تحقیقی مسائل پر مبنی خصوصاً عربی زبان میں لکھی گئی کتب کا انتخاب کرتے ہیں۔ جو کہ ان کے علم دوست ہونے کا بین ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے اس نوجوان فاضل شاگرد کو اسی طرح دین حق کی تبلیغ اور باطل عقائد ونظریات کی تردید کر کے دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حکیم اشفاق احمد

فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودیہ

سابق نائب مفتی مرکزی جمعیت اہل حدیث، ضلع شیخوپورہ

توحید آباد، لاہور روڈ شیخوپورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ عقیدت

نماز دین کا ستون اور اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جس کی ادائیگی کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں بار بار فرمایا ہے:

((أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ .)) ''نماز قائم کیا کرو۔'' ❶

دیگر عبادات کی طرح اس عبادت کی تفصیل اور جزئیات تک کی راہنمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے منصب میں شامل فرمائی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا:

((صلوا كما رأيتموني أصلي .)) ❷

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اسی طرح خود عمل کیا اور اسے امت تک پہنچایا۔ نماز میں ایک سنت رفع الیدین یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک یا کندھوں کے برابر اٹھانا' ہے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین اکثر کے نزدیک ثابت و مسنون ہے۔ جبکہ بعض کے نزدیک رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھا کر اور پہلے تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا ثابت نہیں ہے۔

یہ مختصر کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کتاب میں مؤلف نے اسی سنت کے دفاع میں مانعین کے دلائل کا بطریق احسن مدلل جواب دیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ رفع الیدین جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت ثابت اور مسنون ہے اسی طرح رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا بھی ثابت اور مسنون ہے۔

چونکہ رفع الیدین سے منع کرنے اور رفع الیدین کے منفی نقطۂ نظر رکھنے والے ایک

❶ البقرۃ، ۲: ۴۳

❷ صحیح بخاری مع فتح الباری، جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۳۷، حدیث نمبر: ۶۰۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص فقہ و مسلک کے ماننے والے مقلدین ہیں۔ اس لیے مؤلف نے صحیح احادیث و آثار کے ساتھ ساتھ ان مقلدین کی معتبر کتب اور محقق علماء کے اقوال سے بھی استدلال کیا ہے۔

دفاع سنت کی اس کاوش میں اپنا حصہ ڈالنے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کی غرض سے اس مقام پر میں انہی مقلدین حضرات کی معتبر کتب سے صرف تین حوالے پیش خدمت کرنا چاہوں گا۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ رفع الیدین سے منع کرنے کی ریت اپنانے والوں کے اکابر علماء رفع الیدین کو تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے تیسری رکعت کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔

① ... حضرت علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ پھر اپنی قرأت پوری کر کے جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ فرماتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے فارغ ہو کر اٹھتے تو اس وقت بھی ایسا ہی کرتے۔ اپنی نماز میں بیٹھے ہوئے (ہونے کی حالت میں) کہیں ایسا نہیں کرتے تھے، جب آپ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ ❶

② ... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے۔ ❷

③ ... شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی نماز کی ہیئت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شروع کرتے وقت رفع الیدین اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھ کر بھی وہ اس طرح کہ بندے کی ہتھیلیاں اس کے کندھوں کے برابر، اس کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر اور انگلیوں کے کنارے کانوں کی فروع کے برابر ہوں۔ پھر اٹھانے کے بعد ہاتھوں کو نیچے کرنا ہے اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے اوپر باندھنا ہے۔ ❸

❶ شرح معانی الآثار از امام ابو جعفر طحاوی حنفی: ۱/ ۲۲۲، طبع مکة المکرمه

❷ مؤطا بروایة محمد بن حسن الشیبانی حنفی مع شرحه: ۱/ ۲۲۰، ح: ۹۹، طبع قاهره

❸ الغنیة لطالبی طریق الحق، صفحه: ۱۷، طبع دمشق المعروف غنیة الطالبین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزم امان اللہ عاصم جو کہ میرے شاگردِ رشید ہیں۔ انہوں نے رفع الیدین کے موضوع پر یہ اچھی کاوش کی ہے۔ بڑی محنت اور تحقیق کے ساتھ مانعین رفع الیدین کے دلائل کا ٹھوس جواب دیا ہے۔اور دفاع سنت کی سعادت پانے والوں میں اپنا نام مرقوم کروا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے۔

موصوف تحقیق ،تصنیف، تدریس اور دیگر علمی کاموں کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ پختہ، مدلل اور تحقیق شدہ تحریر ان کے علمی وثوق کا عملی مظہر ہے۔

پاکستان کے معروف خطیب حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری مرحوم رحمہ اللہ کی حیات و دینی خدمات کے حوالے سے میری تالیف کردہ کتاب زیر ترتیب تھی۔ تو حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کی خدمات اور مختلف پہلوؤں سے تعارف پر مبنی مضامین حاصل کرنے کے لیے احباب جماعت سے اپیل کی تو ایک مضمون ''آہ..! وہ گوہر یکدانہ'' کے عنوان سے موصول ہوا، جو امان اللہ عاصم کا مرتب کیا ہوا تھا۔ مضمون کی ترتیب عمدہ اور مواد جامع تھا، مضمون نہایت خوش خط بھی تھا اس لیے بلا کسی تردّد کے اسے شامل کتاب کر لیا گیا۔ یہ ان سے میرا پہلا تعارف تھا۔ پھر ملاقات ومجالس میں اضافہ ہوتا گیا۔

امان اللہ عاصم کی صلاحیتوں کے پیش نظر انہیں مزید نکھارنے کے لیے میں نے انہیں اپنے حلقہ درسِ صحیح البخاری میں شامل کر لیا۔ اور پھر انہوں نے مجھ ہی سے سند اجازہ بھی حاصل کی۔ موصوف کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے گوناں گوں صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں۔ موصوف اب تک بیس سے زائد چھوٹی بڑی کتب پر حاشیہ، تخریج اور نظر ثانی جیسے امور کی صورت میں کام کر چکے ہیں جو کہ بلاشبہ لائق تحسین وتبریک ہے۔

جماعت کے معروف ہفتہ وار علمی رسالہ ''الاعتصام'' میں ان کے چند مضامین بھی شامل اشاعت ہوئے ہیں۔ ہمت اور یکسوئی سے یہ اپنے لیے اور امت کے لیے بڑے نفع مند بن سکتے ہیں۔ معاشی حالات کی تنگی کوئی چیز نہیں کیونکہ تدریس وتصنیف اور علمی دنیا میں بلند مرتبے پانے والے زیادہ تر اکابر معاشی طور پر خوشحال نہیں تھے۔

امان اللہ عاصم بنیادی سہولیات سے محروم اور مرکزی شہر سے بہت دور ایک قصبہ منڈی جھبراں سے ترکِ سکونت کر کے شیخوپورہ شہر میں آبسے ہیں۔ اب تو ان کا علماء کرام سے تعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رابطہ مزید مضبوط اور گہرا ہو چکا ہے۔ اور اب الحمد للہ علمی و معاشی ہر دو اعتبار سے ترقی کی طرف رواں دواں ہیں بلکہ بہت سے ہمعصر نوجوان اصحابِ علم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دیگر تحریری کاوشوں کی طرح اس کاوش کو بھی مقبول اور مبارک کر دے اور انہیں بہت زیادہ اپنی مرضیات سے نوازتا رہے۔ آمین!

فقیر بارگاہ صمدي

حافظ محمد اسلم شاہدروی

رکن دار المعارف ریلوے روڈ لاہور

سابق نائب ناظم طبع وتالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

سکنہ حمید پارک شاہدرہ

تحریر بتاریخ: ۲۱، اپریل ۲۰۱۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمة المؤلف

نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں یا کانوں کی لو تک قبلہ رخ ہتھیلیاں کر کے ہاتھ اٹھانے کو رفع الیدین کہتے ہیں۔

رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی دائمی سنت مبارکہ ہے۔ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہمیشہ اس سنت مبارکہ پر عمل پیرا رہے۔ رفع الیدین کا وجود اور اس پر نبی اکرم ﷺ کا دائمی عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا صحیح و متواتر احادیث اور آثار صحیحہ سے ثابت ہے۔

نہ جانے کیوں؟ رفع الیدین مضبوط اور مستند روایات و احادیث سے ثابت ہونے اور اس پر دورِ نبوی سے لیکر آج تک عملی تسلسل کے باوجود یہ علمی و عملی میدان میں طویل نزاع کا شکار ہے۔ جس قدر اس عمل میں اختلاف اور نزاع ہے، شائد ہی کسی اور مسئلے کی یہ صورت حال ہو۔

رفع الیدین کرنا سنت نبوی ہے۔ عمداً اس کا انکار اور اس سے انحراف نبی اکرم ﷺ کی سنت کے انکار کا بین مظہر ہے۔ ایسا کرنے والا انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مجرم ہے۔

افسوس کہ وہ افراد جنھیں معاشرے میں علماء کا نام دیا جاتا اور ان کو پیشوا مانا جاتا ہے، جن کی ذمہ داری عوام الناس کو صحیح اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ہے، انہوں نے اس عظیم سنت پر عمل کا حکم دینے کی بجائے عوام الناس کو اس سے منع کرنے کی ریت اپنا رکھی ہے۔ اور اس پر ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ منع کرنے پر بس نہیں بلکہ اس سنت کا مختلف بیہودہ الفاظ سے مذاق اڑاتے اور تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔

یاد رہے کہ جتنے لوگ اس سنت کے تارک ہوں گے ان سب کے برابر کا گناہ ان علماء کے کھاتے میں بھی جمع ہوتا رہے گا جن کے کہنے پر لوگ اس سنت سے دور ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سنت مبارکہ تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور انسانی عاجزی کا مظہر ہے۔ جس طرح گناہ کرنے والا اللہ کی عدالت میں مجرم ہے اسی طرح اسے گناہ کی ترغیب دینے والا، غلط راہنمائی کرنے والا بھی مجرم ہے۔

رفع الیدین کی حکمت:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَعْنَاهُ تَعْظِيمٌ لِلّٰهِ وَ اِتِّبَاعُ سُنَّةِ النَّبِيِّ)) ❶

''رفع الیدین کا مقصد و حکمت: اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی ہے۔''

رفع الیدین کا اجر و ثواب:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں ایک بار رفع الیدین سے ہاتھ کی ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔ یعنی ایک بار رفع الیدین سے دس نیکیاں ملتی ہیں'' ❷

رفع الیدین نماز کی زینت:

رفع الیدین ایسی پیاری سنت ہے کہ جس کے بارے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت تکبیر اور رفع الیدین ہے'' ❸

نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت یہ ہے کہ تو تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرے۔ ❹

رفع الیدین کو بدعت سمجھنے والا..!

معزز قارئین! رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔ اس کے سنت ہونے سے انکار کرنا اور اسے بدعت (من گھڑت

---

❶ شرح مسلم للنووی: ٤/٩٦

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ١٧/٢٩٧، حدیث: ١٤٥٠٧۔ مجمع الزوائد: ٢/١٠٣، حدیث: ٢٥٩٦۔ التمہید لابن عبدالبر: ٩/٢٢٥۔ الاستذکار: ١/٤٠٨

❸ التمہید لابن عبدالبر: ٩/٢٢٥۔ الاستذکار: ١/٤٠٧

❹ جزء رفع الیدین لامام بخاری (مترجم حافظ زبیر علی زئی): صفحہ: ٧٧۔ التمہید لابن عبدالبر: ٩/٢٢٥۔ الاستذکار: ١/٤٠٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل) قرار دینا ایک قبیح عمل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جو رفع الیدین کو بدعت خیال کرتا ہے۔ (یعنی جو یہ سمجھتا ہے کہ رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی سنت نہیں) وہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، سلف صالحین (تابعین)، ان کے بعد آنے والے (تبع تابعین)، اہل حجاز، اہل مدینہ، اہل مکہ، اہل عراق کی ایک (بڑی) تعداد، اہل شام، اہل یمن اور اہل خراسان کے علماء پر طعن کرتا ہے۔" ❶

رفع الیدین کا تارک سزا کا مستحق:

جو آدمی رفع الیدین نہیں کرتا وہ لائق تعزیر و سزا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اگر کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز میں رفع الیدین نہیں کر رہا تو آپ رضی اللہ عنہ اسے کنکر مارتے تھے۔ ❷

احترام کا معیار "رفع الیدین":

رفع الیدین تو اس قدر محبوب سنت ہے کہ اسلاف کسی کی عزت و توقیر اسی کی بنا پر کرتے تھے۔ ایک آدمی نے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے یہ کہہ کر اسے ملنے سے انکار کر دیا کہ یہی وہ آدمی ہے جس نے اپنے بھائی کو رفع الیدین کرنے پر مارا تھا۔ ❸

رفع الیدین سنت متواترہ ہے:

جن ائمہ کرام و محدثین عظام نے متواتر احادیث کے مجموعے ترتیب دیے ہیں انہوں نے رفع الیدین کرنے کی احادیث کو بطور متواتر احادیث بیان کر کے رفع الیدین کے تواتر عملی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ مثلاً: علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "قطف الأزهار المتناثرة في الأخبار المتواترة" (طبع بیروت) کے صفحہ: ۹۵ پر، علامہ ابوالفیض الکتانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "نظم المتناثر من الحديث المتواتر" (طبع بیروت) کے صفحہ: ۵۸ پر،

---

❶ جزء رفع الیدین (مترجم): صفحہ: ۸۵

❷ مسند الحميدي: ۲/۲۷۷، ۲۷۸ بتحقيق حبيب الرحمن الاعظمی۔ التمهيد لابن عبدالبر: ۹/۲۲٤۔ عون المعبود: ۲/۲۸۹

❸ سير أعلام النبلاء: ۹/۳۵۰۔ جزء رفع الیدین للبخاری (مترجم): صفحہ: ٤٦، ٤٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغت کی مشہور زمانہ مستند کتاب ''تاج العروس'' کے مؤلف علامہ مرتضی الزبیدی رحمہ اللہ نے ''لقط اللآلي المتناثرة في الأحاديث المتواترة'' (طبع بیروت) کے صفحہ: ۲۰۷ پر رفع الیدین کا متواتر ہونا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ''نظم المتناثر من الحديث المتواتر'' میں علامہ ابوالفیض الکتانی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

((وَقَدْ صَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ بِتَوَاتُرِ أَحَادِيْثِ الرَّفْعِ فِي الْجُمْلَةِ كَإِبْنِ الْجَوْزِيِّ وَابْنِ حَجَرٍ وَ شَيْخِ الإِسْلَامِ زَكَرِيَّاء الأَنْصَارِيِّ وَ غَيْرِهِمْ .)) ❶

''بہت سے علماء نے رفع الیدین کے متواتر ہونے کی صراحت کی ہے۔ مثلاً: ابن جوزی، ابن حجر اور شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم''

علمائے احناف میں شارح بخاری، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ نے ''العرف الشذی'' اور ''نیل الفرقدین'' میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ رفع الیدین اسنادی و عملی طور پر متواتر ہے۔ ❷

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ رفع الیدین کے مواقع ذکر کرکے فرماتے ہیں:

''کثرت روایت کی وجہ سے یہ مسئلہ (رفع الیدین) متواتر کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو روایات اور صحابہ کے اعمال ثابت ہیں۔ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس پر (قائم) رہے حتی کہ دنیا کو چھوڑ گئے'' ❸

امام حاکم اور امام ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: ''ہمیں اس (رفع الیدین) کے علاوہ کسی ایسی سنت کا علم نہیں جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پر چاروں خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ رضی اللہ عنہم متفق ہوں۔ ❹

---

❶ نظم المتناثر من الحديث المتواتر : صفحه : ٥٨

❷ دیکھئے: العرف الشذی شرح جامع ترمذي : ١ / ١٢٤ ـ نيل الفرقدين (طبع مكتبه حنفيه گوجرانواله) : صفحه : ٢٢

❸ سفر السعادة : صفحه : ٣٤

❹ نصب الرايه : ٤١٧/١، ٤١٨ ـ فتح الباری : ٢ / ٢٢٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین منسوخ نہیں:

احناف کا کہنا ہے کہ ابتداء میں رفع الیدین کیا جاتا تھا مگر بعد میں منسوخ ہو گیا۔ جبکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

بلکہ احناف کے معتبر عالم و محقق، شارح حدیث علامہ سندی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سیدنا مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور یہ دونوں صحابی رفع الیدین کے قائل ہیں ان دونوں کا رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین کرنا اس بات کا بین ثبوت اور دلیل ہے کہ رفع الیدین منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے" ❶

احناف کے بلند پایہ عالم اور شارح حدیث مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَعَمَلًا لَا يُشَكُّ فِيهِ وَلَمْ يُنْسَخْ وَلَا حَرْفٌ مِنْهُ .)) ❷

"رفع الیدین کرنا اسنادی اور عملی طور پر متواتر ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔"

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھیں:

حنفی بھائیو! چونکہ آپ مقلد ہیں اور مقلد کے لیے دلیل اس کے امام کا قول ہوتا ہے۔ ❸ اس لیے آپ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے باسند صحیح یہ بات ثابت کریں کہ امام صاحب نے فرمایا ہو کہ پہلے رفع الیدین کیا جاتا تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اور اس کا نسخ فلاں صحابی نے فلاں سال، فلاں مہینے کے فلاں موقع پر بیان کیا اور اس کے بعد کسی صحابی نے رفع الیدین نہیں کیا اور نہ ہی تابعین کو سکھایا۔

پوچھیں امام صاحب رحمہ اللہ سے تاکہ واضح ہو جائے کہ رفع الیدین اگر منسوخ ہے تو کس سن میں منسوخ ہوا؟ اور یہ اللہ کے حکم سے منسوخ ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یا

---

❶ حاشية السندي على النسائي : ٢/١٢٣

❷ نيل الفرقدين (طبع مكتبه حنفيه گوجرانواله) : صفحه : ٢٢

❸ مسلّم الثبوت : صفحه : ٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے منسوخ سمجھا اور اس کا منسوخ ہونا بیان کیا۔

معزز قارئین! احناف رفع الیدین کو منسوخ ثابت کرنے کے لیے گھوم گھام کر صحیح مسلم کی روایت کی طرف بھاگیں گے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ نہ ہلایا کرو۔❶

یا غیر ثابت اور باطل کتاب "مسند ربیع بن حبیب" کی روایت کی طرف جائیں گے۔ جس کے اکثر رواۃ مجہول ہیں۔ ہم نے یہ وضاحت آئندہ صفحات میں تیسری اور چوتھی دلیل کے تحت الحمد للہ مکمل اور مفصل ذکر کردی ہے، جو اپنے مقام پر آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

رفع الیدین سنت دائمہ:

معزز قارئین! رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا حنفی دعوی بالکل باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ رفع الیدین کا اثبات جن احادیث صحیحہ سے ہوتا ہے ان میں سے اکثر احادیث میں لفظ "کَانَ" استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:

((كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ . . .))❷

((عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ . . .))❸

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَاافْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . . .)) ❹

((فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا رَكَعَ . . .)) ❺

احناف کے مقتدر و معتبر عالم امام زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة، حديث: ٤٣٠

❷ بروايت عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ، صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث ٧٠٦

❸ برواية علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة، حديث: ٧٦١

❹ برواية ابى هريرة رضی اللہ عنہ، صحيح ابن خزيمة: ١/ ٣٤٤، حديث: ٦٩٤

❺ برواية ابى بكر رضی اللہ عنہ، سنن البيهقي الكبرى: ٢/ ٧٣، حديث: ٢٣٤٩ (رواية طويلة)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((. . . کان ، المقتضية للدوام .)) ❶

" "کَانَ" دوام اور ہمیشگی کا تقاضا کرتا ہے۔"

اس بات سے معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رفع الیدین پر نبی اکرم ﷺ کا عمل ہمیشہ رہا۔ لہٰذا یہ دائمی سنت ہے۔

احناف میں اگر جرأت ہے تو ناسخ و منسوخ پر لکھی گئی کتب میں سے کسی ایک کتاب سے یہ بات ثابت کریں کہ ان میں رفع الیدین کو منسوخ قرار دیا ہو۔

نبی اکرم ﷺ ہمیشہ رفع الیدین کرتے رہے۔ اس کا ترک، نسخ یا ممانعت قطعاً ثابت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے آخر عمر میں اگر رفع الیدین چھوڑ دیا ہوتا تو اس کا سب سے زیادہ اور بہتر علم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی عمر کے آخری ایام میں دیگر تمام صحابہ کی نسبت سب سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب ہو کر بلکہ آپ ﷺ کے پہلو میں نماز سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی نے ادا کی ہے۔ ❷

نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھنے والے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور اسی بنا پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خود بھی ان مقامات پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور اسے بیان کرنے والی ہستی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ محترم عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ہیں۔ جن کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

"میں نے عطاء بن ابی رباح سے بڑھ کر اچھا اور افضل کوئی شخص نہیں دیکھا" ❸

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاذ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کو ایوب سختیانی نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرتے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی تب انہوں نے فرمایا: "میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ جب

---

❶ نصب الراية: ١/ ٥٦

❷ صحيح البخاري: كتاب الجماعة والإمامة، باب إنما جعل الإمام ليؤتم به: ٦٨٧ـ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر: ٤١٨

❸ تفسير القرطبي: ٣/ ٢٢٠ـ صحيح ابن حبان: ٥/ ٤٧١ـ حلية الأولياء: ٦/ ٢٢٣ـ نصب الراية: ٢/ ٢٧ـ تهذيب الكمال: ٢٠/ ٨٠ـ شرح مسند ابی حنیفه، ملا علی القاری: ٢٥ـ تحفة الاحوذی: ١/ ٥٢٢ـ تاريخ دمشق: ٤٠/ ٣٨٩ـ سير اعلام النبلاء: ٥/ ٨٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز شروع کرتے، جب رکوع جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب رفع الیدین کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ جب نماز شروع کرتے، رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب رفع الیدین کرتے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے رفع الیدین کیا کرتے تھے" ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے بھی صراحت موجود ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے آخری ایام میں نمازیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلّٰی بِنَا النَّبِيُّ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ . . .)) ❷

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی عمر کے آخری ایام میں نماز عشاء پڑھائی..."

مذکورہ بالا حدیث سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

یہی صحابی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کرنے کی احادیث بیان کرتے، خود رفع الیدین کرتے اور دوسروں کو رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اور جو شخص رفع الیدین نہ کرتا اسے سزا دیتے تھے۔ ❸

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین ترک کر دیا ہوتا، یا منسوخ قرار دیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ السنن الکبری للبیھقی: ۲/۷۳، حدیث: ۲۳۴۹۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرنے کے بعد فرمایا: "رواتہ ثقات" اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: رواتہ ثقات دیکھئے: تلخیص الحبیر: ۱/۲۱۹۔ احناف کے معروف عالم مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی تحقیق سے شائع ہونے والی کتاب "نصب الرایہ" میں بھی اس روایت کے بارے لکھا ہے: رواتہ ثقات۔ دیکھئے: نصب الرایہ: ۱/۲۹۹

❷ صحیح البخاری: کتاب العلم، باب السمر في العلم، ح: ۱۱۶۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب قوله صلی اللہ علیہ وسلم لا تأتي مائة سنة وعلى الأرض..، حدیث: ۲۵۳۷

❸ دیکھئے: ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل: صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین، ح ۷۰۶۔ رفع الیدین نہ کرنے پر سزا اور کرنے کا حکم: التمهيد لابن عبدالبر: ۹/۲۲۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عمر کے آخری ایام میں آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھنے والے صحابہ (بالخصوص سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو اس کا بخوبی علم ہوتا اور وہ خود بھی رفع الیدین نہ کرتے اور کسی کو رفع الیدین کرنے کا حکم بھی نہ دیتے۔

تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین....؟

احناف کے ہاں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا سنت دائمہ ہے۔ معروف عالم و محقق امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب نصب الرایہ میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کی ہمیشگی کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کے لیے چند احادیث بطور دلیل بیان کی ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جو احادیث انہوں نے بطور دلیل پیش کی ہیں ان کو بنظر انصاف مکمل پڑھا جائے تو ان میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر بلکہ دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں، امام زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''یہ تو آپ ﷺ کے طریقۂ نماز کی احادیث میں معروف ہے۔ اس سے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے کتب ستہ کے اماموں نے بیان کیا ہے۔ سالم اپنے والد محترم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے فرمایا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا، جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تب بھی اور جب رکوع سے اٹھے تب بھی (رفع الیدین) کیا اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کیا۔ اسی طرح ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے۔ یہ حدیث عنقریب مکمل بیان کی جائے گی، اسے مسلم کے علاوہ محدثین کی ایک (بڑی) جماعت نے بیان کیا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث جسے امام طحاوی رحمہ اللہ نے ''شرح الآثار'' میں موسیٰ بن عقبہ عن عبداللہ بن الفضل عن عبدالرحمن الأعرج عن عبید اللہ بن أبی رافع عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کی سند سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔“ ❶

قابل غور:

نصب الرایہ کی مذکورہ بحث میں بیان کی گئی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کا رفع الیدین نہیں بلکہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ آپ نے پچھلی سطور میں پڑھا ہے۔ ❷ اگر یہ حدیث تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کی مواظبت اور ہمیشگی کی دلیل ہے تو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کی مواظبت اور ہمیشگی کی دلیل کیوں نہیں؟ اگر اس حدیث سے تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین بطور دائمی سنت ثابت ہے تو رکوع سے پہلے اور بعد کا رفع الیدین بھی تو اسی حدیث سے ثابت ہے۔ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔ آیئے ذرا اس حدیث کا تفصیلی مطالعہ کریں۔

امام زیلعی رحمہ اللہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”یہ حدیث عنقریب مکمل بیان کی جائے گی۔“

اور اگلے ہی صفحہ پر اس حدیث کو مکمل بیان کرتے ہیں۔ اس میں واضح طور پر یہ الفاظ موجود ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ ..... ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ..... ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ... ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ... قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ

❶ نصب الرایة لأحادیث الهدایه: ۲۴۸/۱

❷ مزید دیکھئے: بخاری، کتاب الاذان، رفع الیدین إذاقام من الرکعتین، ح: ۷۰۶۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، افتتاح الصلاة، ح: ۷۴۱۔ صحیح ابن خزیمة: ۲۹۴/۱، ح: ۵۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصَلِّي .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر تکبیر کہتے ...پھر قرأت کرتے، پھر اللہ اکبر کہتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر رکوع کرتے...پھر (رکوع سے) سر اٹھاتے تو کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ، پھر اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے... پھر جب دو رکعتوں سے اٹھتے تب تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے...

وہاں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم نے تصدیق کرتے ہوئے کہا: آپ سچ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایسے ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔''

امام زیلعی رحمہ اللہ اس کے بعد موسیٰ بن عقبہ کی سند سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کرتے ہیں۔ جس کی مزید تخریج میں لکھا ہے: اس روایت کو امام ابوداود رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ ''باب افتتاح الصلاۃ'' کے بعد والے باب میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''باب الدعاء عند افتتاح الصلاۃ'' کے بعد والے باب میں ذکر کیا ہے۔ دارقطنی، مسند احمد نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح ابن ماجہ رحمہ اللہ نے "باب رفع اليدين إذا ركع" میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ ❷

معزز قارئین! حقیقت یہ ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں بھی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے۔

تصدیق کے لیے آپ مذکورہ بالا کتب کے مذکورہ بالا ابواب میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مکمل حدیث مع مکمل تخریج ''چند سوالات کے جوابات'' کے عنوان میں ''دوسری حدیث'' کے تحت آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

یہ بھی انکارِ حدیث کا انداز ہے:

ہم احناف سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر ان احادیث سے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین

❶ نصب الراية: ١/ ٢٤٩

❷ دیکھئے: نصب الرايه: ١/ ٢٤٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مسنون اور دائمہ ہونے کی دلیل لیتے ہو تو رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر بھی تو ان احادیث میں موجود ہے۔ اسے کیوں نہیں اپناتے؟ یہ سراسر انکار حدیث نہیں تو کیا ہے؟ جس حدیث کے جس حصے پر عمل کرنے کو جی چاہا اس پر کرلیا اور باقی کا انکار کردیا۔

یہ تو بنی اسرائیل والی حرکت ہے۔ اور جانتے ہو ایسا کرنے والوں کے بارے اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ اور حکم ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّوْنَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ)) ❶

”تم کتاب کے ایک حصہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک حصہ کا انکار کرتے ہو، تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے اس کی دنیا میں سزا ذلت و رسوائی ہے اور قیامت کے رور انہیں سخت ترین عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں۔“

رفع الیدین کے تارک کے لیے وعید:

رفع الیدین کرنا سنت نبوی ہے۔ اس پیاری سنت کو ترک کر کے اپنی نماز ضائع نہ کریں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَهُ فَقَدْ تَرَكَ السُّنَّةَ قُلْتُ: وَهٰذَا تَصْرِيْحٌ مِنَ الشَّافِعِيِّ بِأَنَّ تَارِكَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ تَارِكٌ لِلسُّنَّةِ وَ نَصَّ أَحْمَدُ عَلَى ذَالِكَ أَيْضًا .)) ❷

”جس نے رفع الیدین ترک کیا اس نے سنت ترک کی، میں (ابن قیم) کہتا ہوں: اس بات کی تصریح امام شافعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص رکوع جاتے

❶ سورة البقرة: ٢/ ٨٥

❷ إعلام الموقعين عن رب العلمين: ٢/ ٢٨٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا وہ سنت رسول کا تارک ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اس پر نص ذکر کی ہے۔
جو شخص نبی اکرم ﷺ کی کسی سنت کو ترک کرتا ہو، اس پر عمل نہ کرتا ہو ایسے شخص کے بارے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
''میں چھ قسم کے آدمیوں پر لعنت کرتا ہوں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی بھی طرف سے لعنت برستی ہے۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو میری سنت کا تارک ہے'' ❶

یہ ہٹ دھرمی کیوں؟

احناف کے معروف محقق علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
((وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَاشَكَّ فِي ثُبُوتِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَالرَّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَثِيْرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بِالطُّرُقِ الْقَوِيَّةِ وَالْأَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ .)) ❷
''سچ یہ ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین رسول اللہ ﷺ اور کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قوی اسناد اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔''
دورِ حاضر کے معروف حنفی عالم و مناظر مولانا یونس نعمانی فرماتے ہیں: ''...یہ روایات نفسِ ثبوتِ رفع الیدین پر دلالت کرتی ہیں جس کے ہم منکر نہیں'' ❸
ہم پوچھتے ہیں کہ رفع الیدین کے ثبوت کا اگر اقرار کرتے ہو تو پھر اس پر عمل کیوں نہیں کرتے اور عوام کو اس سے دور اور منع کیوں کرتے ہو؟

احناف کا ظلم:

احناف (بریلوی، دیوبندی) نہ صرف رفع الیدین کے تارک ہیں بلکہ اس مقدس سنت

❶ مفهوم حديث: سنن الترمذي: كتاب القدر، ح: ٢١٥٤ ـ المستدرك للحاكم: ١/٩١، حديث: ١٠٢ ـ شعب الايمان: ٣/٤٤٣، حديث: ٤٠١٠
❷ السعاية: ١/٢١٣
❸ محمد اسحاق کمبوہ کے جمع کردہ افاداتِ یونس نعمانی ''تحقیق مسائل'': صفحہ: ١٥٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ بے شرمی کی انتہاء ہے کہ یہ لوگ کبھی رفع الیدین کو مکھیاں اڑانا کہتے ہیں اور کبھی رفع الیدین کرنے والے احباب کی تحقیر آمیز انداز میں نقل اتارتے اور مذاق اڑاتے ہیں۔ شائد ان بد بختوں کو علم نہیں کہ سنت کا مذاق اڑانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟

سنت کا مذاق اڑانے والے کا انجام:

ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کچھ کھا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں (دائیں ہاتھ سے) نہیں کھا سکتا۔ اس نے محض تکبر کرتے ہوئے ایسا کہا۔ جبکہ اس کا دایاں ہاتھ بالکل تندرست تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کا تحقیر آمیز اور متکبرانہ انداز میں انکار کیا، نبی اکرم ﷺ کے حکم کا مذاق اڑایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا دایاں ہاتھ واقعی بے کار کر دیا۔ ❶

ایک بیہودہ حکایت:

عام طور پر احناف کہتے ہیں: چونکہ اس وقت لوگ اپنی بغلوں میں بت چھپا کر لایا کرتے تھے اس لیے انہیں رفع الیدین کا حکم دیا گیا تا کہ ان کی بغلوں سے بت گر جائیں اور وہ خالص اور یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کریں۔ اور بعد میں جب حالات بدلے تب رفع الیدین چھوڑ دیا گیا۔

یہ ایک انتہاء درجہ بیہودہ حکایت ہے۔ یہ بات جب حنفی بریلوی کہیں تو انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ان کا تو عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ عالم الغیب تھے۔ تو ان کے اسی عقیدے کی بنا پر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر نبی اکرم ﷺ عالم الغیب تھے تو آپ نے رفع الیدین کا حکم کیوں دیا؟

آپ ﷺ کو تو چاہیے تھا کہ جو لوگ بت چھپا کر لاتے تھے ان کے نام لے کر فرماتے کہ اے فلاں! میں جانتا ہوں کہ تمھاری بغل میں تم نے بت چھپایا ہوا ہے، اسے باہر پھینک کر آؤ۔

اگر آپ ﷺ کو رفع الیدین کروائے بغیر پتہ نہیں چلتا تھا تو پھر میرے حنفی بریلوی بھائیوں کا عقیدہ عالم الغیب کہاں گیا؟

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب و أحكامهما، ح: ٢٠٢١۔
مسند احمد بن حنبل: ٤/٤٦، حديث: ١٦٥٤٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم حنفی دیوبندی حضرات سے پوچھتے ہیں کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ لوگ بت چھپا کر لاتے تھے اس لیے انہیں رفع الیدین کا حکم دیا گیا تھا۔ ہمیں یہ بتاؤ کہ کہاں گیا تمھارا ناموس صحابہ پر مر مٹنے کا دعویٰ؟ کیا تمھارے ہاں ناموس صحابہ کی پاسداری کا یہی معیار ہے کہ صحابہ کے ایمان پر شک کرو اور ان پر مسجد میں بت لانے کا الزام لگاؤ۔ (نعوذ بالله من ذلك)

اگر یہ بات ان لوگوں کے بارے کہتے ہو جو خالص مومن نہ تھے بلکہ منافق تھے۔ تو پھر ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اے ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، سعد، سعید، ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم)، اے فلاں، اے فلاں آپ لوگ رفع الیدین نہ کیا کرو کیونکہ آپ تو کامل اور خالص مومن ہیں۔ یہ رفع الیدین تو منافقین کے لیے ہے۔ (نعوذ باللہ)

دکھ اور المیہ کی بات تو یہ ہے کہ احناف ایک طرف بت لے کر آنے کی حکایت سناتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ کچھ عرصہ نبی اکرم ﷺ بھی رفع الیدین کرتے رہے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس عرصہ میں نبی اکرم ﷺ نے کیوں رفع الیدین کیا؟

کاش ایسی من گھڑت حکایتیں بنانے اور سنانے والوں میں کچھ ایمانی غیرت موجود ہوتی۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ احناف کے معروف محقق علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ((وَالْحَقُّ أَنَّهُ لَاشَكَّ فِي ثُبُوتِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَالرَّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَثِيْرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بِالطُّرُقِ الْقَوِيَّةِ وَالْأَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ .)) ❶
>
> ''سچ یہ ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین رسول اللہ ﷺ اور کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قوی اسناد اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔''

رفع الیدین کے بغیر نماز کی حیثیت..؟

جب نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ سنائی جائیں اور احناف سے کوئی جواب نہ بن

❶ السعایة: ۱/ ۲۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائے اور برسر محفل احادیث مبارکہ کا برملا انکار کرنے کی جرأت نہ کر پائیں تو دوغلا انداز اپناتے ہوئے کہتے ہیں کہ رفع الیدین کر لیں تو بھی ٹھیک ہے اور نہ بھی کریں تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ دونوں طرح کی نماز قبول کر لیتا ہے۔ رفع الیدین کا کون سا نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔

ہم گزارش کرتے ہیں کہ یہ دورخا پن منافقت ہے۔ سچائی یہ ہے کہ نماز وہی قابل قبول ہوگی جو نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہوگی۔

اور یاد رکھیے کہ نبی اکرم ﷺ نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ جو نماز رفع الیدین کے ساتھ پڑھی جائے گی وہی قبول ہوگی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

> میری طرف توجہ کرو میں تمہیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ ﷺ خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے کندھوں تک رفع الیدین کیا اور تکبیر تحریمہ کہی پھر رفع الیدین کیا اور رکوع کیا اور اسی طرح (رفع الیدین) کیا جب رکوع سے اٹھے تو لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ "رجال اسناده معروفون" ❶

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں:

معزز قارئین! رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی سنت دائمہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اب فیصلہ آپ حضرات کے ہاتھ میں ہے کہ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے رفع الیدین کر کے نماز پڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں اپنی نمازیں مقبول بنالیں یا اس سنت کو ترک کر کے نمازیں ضائع کر لیں۔

کوئی مسلمان کبھی نہیں گوارہ کرے گا کہ اس کی نمازیں رائیگاں جائیں۔ لہٰذا اپنی نمازیں رفع الیدین کے ساتھ مزین کریں۔

---

❶ نصب الراية، للزيلعي: ١/٢٩٦، تحقيق محمد يوسف البنوري

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین کے بارے پیدا کیے گئے اوہام اور اشکالات کی حقیقت جاننے اور اس سنت کی اہمیت سمجھنے کے لیے اس کتاب کا بغور مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

مجرم کون...؟

معزز قارئین...! پڑھیے...... پرکھیے...... تحقیق کیجیے......اور...... فیصلہ کیجیے...... کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں...... مجرم کون ہے......؟

وہ لوگ جو رفع الیدین کر کے نماز پڑھتے ہیں......؟......یا...... وہ لوگ جو اس سنت کو ترک کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں......؟

اسی طرح وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ہے جو حقیقت جاننے کے باوجود اس سنت پر عمل نہیں کرتا۔ یا جو انسان اپنی نماز کو مسنون طریقے کے مطابق سیکھنے کی جستجو نہیں رکھتا۔

جیسے مرضی پڑھو کا فلسفہ:

جہالت کی انتہا ہے کہ ہم لوگ اس بندے کو بہت اچھا گردانتے ہیں جو یہ بات کہتا ہے کہ اللہ کی عبادت ہی کرنی ہے...... نماز ہی پڑھنی ہے...... جیسے مرضی پڑھو...... رفع الیدین کر کے پڑھو...... یا...... رفع الیدین کے بغیر پڑھو...... کوئی حرج نہیں...... وہ قبول کرنے والا ہے ...... جو رفع الیدین کر کے پڑھتا ہے اسے بھی کچھ نہ کہو...... اور ...... جو رفع الیدین کے بغیر پڑھتا ہے اسے بھی کچھ نہ کہو...... یہ ساری باتیں مولویوں کی بنائی ہوئی ہیں...... وغیرہ وغیرہ۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہم ایسی فضول بات کرنے والے کو بہت سیانا اور عقلمند سمجھتے ہیں۔ اور اس مولوی کو بہت اچھا سمجھتے ہیں جو کبھی بھی یہ نہیں بتاتا کہ نماز کا صحیح مسنون طریقہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

یاد رکھیے:

جو انسان یہ کہتا ہے کہ...... نماز ہی پڑھنی ہے...... جیسے مرضی پڑھو...... اللہ قبول کر لے گا۔ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ اور عوام کو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ نماز اپنی مرضی کے مطابق نہیں پڑھنی، بلکہ نماز نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پڑھنی ہے۔ ہمارے اسی جاہلانہ بیان کا جواب نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ میں موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

((صلوا کما رأیتموني أصلي .)) ❶

''نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے''

معلوم یہ ہوا کہ نماز اپنی مرضی سے نہیں پڑھنی، بلکہ نماز اس طرح پڑھنی ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے پڑھی ہے۔ اور قبول بھی وہی نماز ہوگی جو نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کی ہوگی۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من عمل عملا لیس علیها أمرنا فهو رد .)) ❷

''جس عمل پر میرا حکم (مہر تصدیق) نہیں وہ مردود (نا قابل قبول) ہے۔''

اب اس حدیث مبارکہ کے بعد آپ کیا کہیں گے کہ نماز اپنی ہی مرضی سے پڑھتے جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ قبول کر لیں گے؟...... ہرگز نہیں...... نماز وہی قبول ہوگی جو نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہوگی۔ اور یاد رکھیں...... نبی اکرم ﷺ کی نماز میں...... رفع الیدین کرنا موجود ہے۔ جو انسان رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھتا ہے وہ غلطی پر ہے۔ جسے یہ معلوم ہو جائے کہ رفع الیدین کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ (جیسا کہ حنفی حضرات مانتے بھی ہیں) پھر بھی اگر رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھے گا تو اس کی نماز ہرگز قبول نہ ہوگی۔

اب آیئے! ان مولویوں اور سیانے لوگوں کی طرف کہ جو کسی کو رفع الیدین کی سنت اپنانے کی تلقین نہیں کرتے۔ جو انسان کسی بات (آیت، حدیث یا کسی شرعی مسئلہ) کا علم ہونے اور لوگوں کو بتانے کی طاقت رکھنے کے باوجود کسی کو نہیں بتاتا...... جتھے کوئی لگا اے ٹھیک لگا اے...... جیسے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ وہ انسان اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث کا منکر اور آپ ﷺ کا نافرمان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب الأذان للمسافرین إذا کانوا جماعة والإقامة، حدیث: ٦٣١

❷ صحیح البخاری: کتاب البیوع، باب النجش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بلغوا عنی ولو آیة .)) ❶

''تمھیں اگر میری طرف سے ایک آیت (ایک بات، ایک حدیث) ہی ملے تو اسے لوگوں تک پہنچا دو''

اب فیصلہ کر لیں...... کہ...... کون مجرم ہے؟......رفع الیدین کا حکم دینے والے...... یا......رفع الیدین سے منع کرنے والے......اور اس کا حکم نہ دینے والے......؟

وجہ تالیف:

استاذ مکرم فضیلۃ الشیخ حافظ محمد ابراہیم حفظہ اللہ نے کچھ عرصہ قبل راقم الحروف کو ایک فوٹوسٹیٹ کیا گیا ورق دیا تھا جس پر عنوان تھا ''پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا'' اور اس عنوان کے تحت چند احادیث و آثار لکھ کر رفع الیدین کی نفی کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔

استاد محترم نے ان دلائل کی حقیقت واضح کرنے کا حکم دیا۔ اور الحمد للہ، بفضل اللہ راقم الحروف نے اس کا جواب لکھا جو اشتہار کی صورت میں (۲۰۰۵ـ۷ـ۱۹کو) ''زینۃ الصلاۃ'' کے نام سے شائع کیا گیا۔

اشاعت کا پہلا مرحلہ:

احناف کے جمع کردہ دلائل کے پرچہ کے اختتام پر لکھا ہوا تھا:

''ہر قسم کے باطل فتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔ 0300-9668088''

جب ۲۰۰۵ . میں ہم نے ان دلائل کا جواب اشتہار کی صورت میں شائع کیا تو میں نے اس نمبر پر فون کیا لیکن فون ریسیو کرنے والے نے بتایا کہ میں ان کا شاگرد راسٹنٹ بول رہا ہوں۔

میں مولانا سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تو اس بھائی نے کہا کہ آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں؛ مجھے بتائیں۔ تب میں نے ان سے پوچھا کہ رفع الیدین کی نفی میں فوٹوسٹیٹ کیا ہوا پرچہ آپ نے شائع کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، وہ پرچہ ہمارے استاد محترم نے شائع کیا ہے۔ ان کا نام پوچھنے پر ''مولانا شاہد معاویہ'' بتایا گیا۔ میں نے عرض کی کہ میں

❶ صحیح البخاری: کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث: ۳۴۶۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کے ان دلائل کا جواب لکھا ہے۔ آپ مجھے اپنا ایڈریس لکھا دیں میں آپ کو پوسٹ کردوں گا۔ انہوں نے کسی جامع مسجد علی المرتضیٰ، رضا آباد فیصل آباد، کا پتہ لکھایا۔ میں نے اس پتہ پر وہ جوابی اشتہار ''زینت الصلاۃ'' پوسٹ کردیا۔

اس کے بعد ہمارے گاؤں میں فیصل آباد ہی کے ایک عالم دین تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا کہ مولانا شاہد معاویہ تک میں بھی یہ اشتہار پہنچا دوں گا۔ اس کے بعد ہم نے ڈیڑھ سال تک اس کے جواب کا انتظار کیا لیکن مولانا کی طرف سے کوئی جوابی کاروائی ہمارے علم میں نہیں آئی۔ اس کے بعد ہم نے وہ اشتہار پنجاب بھر میں ڈاک کے ذریعے تقسیم کردیا۔

اب اسی اشتہار کو ضروری اضافہ اور محقق علماء کرام کی نظر ثانی و تصدیق کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذریعہ ہدایت ونجات بنائیں۔ آمین۔

میں اپنے استاذ مکرم، ولی کامل، سابق مفتی جماعت شیخ الحدیث اشفاق احمد حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کا اعماق قلب سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی انتہاء درجہ مصروفیات سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب پر نظر ثانی کر کے حوصلہ افزائی کے بیش قیمت کلمات لکھے۔

اسی طرح اپنے محسن استاذ محترم مؤلف ومترجم کتب کثیرہ، صاحب ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح، لغت کی معروف کتاب المنجد کے اُردو ترجمہ نگار شیخ الحدیث حافظ محمد اسلم شاہدروی حفظہ اللہ (رکن دارالمعارف، لاہور) کا ممنون ہوں جنہوں نے تقریظ کے ذریعے اس کتاب کی قدر وحسن کو چار چاند لگادیے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کے علم، عمل اور عمر میں برکت فرمائیں۔ آمین۔

بہت بڑی ناانصافی ہوگی اگر اپنے برادر اکبر شبیر حسین اور لاڈلے بھائی عبیداللہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے کہ اس کتاب کے مسودے کی تیاری میں جن کا پرخلوص تعاون میرے لیے ہر قدم پر حوصلہ افزا رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت کی تمام سعادتوں سے مالامال فرمائیں۔ اور دفاع سنت کے سلسلہ میں اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آمین۔

العبدالعاجز

امان اللہ عاصم

شیخوپورہ

۱۰ مارچ ۲۰۱۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوانات کا انتخاب

احناف نے ترک رفع الیدین کے دلائل حسب ذیل عنوانات کے تحت پیش کیے ہیں:

① ... ترک رفع یدین خدا کی نظر میں

② ... ترک رفع یدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً

③ ... ترک رفع یدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں فعلاً

④ ... ترک رفع یدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں

⑤ ... ترک رفع یدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

ہم نے انہی عنوانات کو مثبت الفاظ میں ذکر کر کے ان کے تحت احناف کے دلائل کا تحقیقی وعلمی جائزہ اور ان کی حقیقت پیش کرتے ہوئے قرآن مجید، احادیث صحیحہ، آثار صحابہؓ، ائمہ کرام اور علماء احناف کے اقوال کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں رفع الیدین کرنا سنت رسول ہے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ کا تاحیات عمل رہا۔ یہ سنت مبارکہ منسوخ ہوئی نہ ممنوع۔ لہٰذا رفع الیدین کرنا سنت دائمہ؛ غیر منسوخہ ہے۔

ہمارے منتخب کردہ مثبت عنوانات حسب ذیل ہیں:

① ... رفع الیدین خدا کی نظر میں

② ... رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً

③ ... رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں فعلاً

④ ... رفع الیدین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں

⑤ ... رفع الیدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

نوٹ: دلیل کے تحت جو روایات بیان کی گئی ہیں یہ تمام وہ روایات ہیں جو احناف کی طرف سے شائع کی گئی تھیں اس لیے ہم نے ان کے حوالہ جات بھی بعینہ درج کیے ہیں۔

[امان اللہ عاصم]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کی خوش قسمتی

اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت اور توفیق صرف اہل حدیث کو عطا کی ہے کہ جب بھی کسی نے قرآن مجید کے الفاظ اور مفہوم کو غلط انداز میں پیش کرنے کی جرأت کی ہے تو اہل حدیث ان کے مقابل سیسہ پلائی دیوار کی مانند کھڑے ہو گئے۔ اپنے تمام تر وسائل اور ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن مجید کے دفاع میں ہر باطل سے ٹکرا گئے۔ میدانِ جنگ ہو یا تقریر و تحریر کے ذریعہ دعوت و اصلاح کا میدان...... اہل حدیث کا کردار دفاع قرآن میں ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔

اہل حدیث نے ہمیشہ لوگوں کو قرآن مجید کے صحیح مطالب و مفاہیم سے آگاہی اور اس کی تعلیمات کے تحت صحیح اور خالص رہنمائی میسر کرنے کی کوشش کی ہے۔ الحمد لله علی ذلك۔

آئندہ سطور میں مرقوم تحریر بھی اسی مشن کا حصہ اور اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ احناف نے قرآن مجید میں سے رفع الیدین کی نفی پر دلائل دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جس کا مؤلف نے انتہائی احسن انداز میں تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مؤلف کے لیے ذریعہ نجات اور قارئین کے لیے اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اشفاق احمد
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین خدا کی نظر میں

دلیل:

﴿قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ﴾ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ خاشعون کی تفسیر میں فرماتے ہیں "لا یرفعون أیدیهم في الصّلوة" یعنی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔ ❷

جواب:

"تفسیر ابن عباس" درحقیقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہی نہیں ہے۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہے۔

تفسیر ابن عباس کی سند کا جائزہ:

تفسیر ابن عباس جس کا اصل نام "تنویر المقباس...." ہے اس کے شروع میں اس تفسیر کی سند اس طرح مرقوم ہے:

((أخبرنا علی بن اسحق سمر قندی عن محمد بن مروان عن الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباسؓ .)) ❸

سند میں محمد بن مروان، کلبی اور ابوصالح کا سلسلہ غیر معتبر اور انتہا درجہ ضعیف ہے۔ بلکہ علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أوهى طرق تفسير ابن عباس طرق الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس فإذا انضم إليه محمد بن مروان السدي الصغير فهي سلسلة الكذب .)) ❹

---

❶ پارہ نمبر ١٨ (سورۃ المومنون، آیت: ٢،١)

❷ تفسیر ابن عباس

❸ تنویر المقباس تفسیر ابن عباس: ص: ٢، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

❹ تذکرۃ الموضوعات: ٨٣۔ الاتقان فی علوم القرآن: ٤٩٨،٤٩٧/٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تفسیر ابن عباس کی واہی ترین سند 'کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے۔
اور جب ان کے ساتھ محمد بن مروان السدی الصغیر مل جائے تو یہ سلسلۃ الکذب
(جھوٹ کی زنجیر) ہے۔"

یعنی ان تینوں راویوں کے سلسلہ کو اہل علم نے سلسلۃ الکذب (جھوٹ کا سلسلہ) کہا ہے۔ اور یاد رہے اس سند میں جھوٹ کا سلسلہ مذکورہ تین راویوں کے سلسلہ کو کہیں گے مکمل سند کو نہیں کیونکہ ان کے بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام تو بہت اعلیٰ ہے۔ اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان تینوں راویوں (محمد بن مروان، کلبی اور ابوصالح) کو متروک قرار دیا ہے۔ ❷

سلسلۃ الکذب کے ان تینوں راویوں کے حالات اور حقیقت کی تفصیل حسب ذیل ہے:

محمد بن مروان کی حقیقت:

اس کا نام ونسب اس طرح ہے: محمد بن مروان بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبدالرحمٰن، السدی الصغیر۔ اور یہ کوفی تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کا غلام تھا۔ ❸

یعقوب بن سفیان فارسی نے اسے ضعیف اور غیر ثقہ کہا ہے۔ صالح بن محمد البغدادی فرماتے ہیں: یہ ضعیف راوی ہے۔ یہ احادیث وضع کیا (جھوٹی احادیث بنایا) کرتا تھا۔ ❹

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن مروان السدی الصغیر الکوفی ثقہ نہیں ہے۔ جریر (بن عبدالحمید) نے اسے کذاب کہا ہے۔ نیز یہ متروک الحدیث ہے۔ ❺

امام نسائی، ابوحاتم الرازی اور ازدی رحمہم اللہ نے اسے متروک الحدیث اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔ ❻

❶ تدريب الراوی: ١/٣١٨۔ التنقيد والإيضاح شرح مقدمة ابن الصلاح

❷ الإصابة في تمييز الصحابة: ٤/٦٨٠

❸ تهذيب الكمال: ٢٦/٣٩٢ ❹ تهذيب الكمال: ٢٦/٣٩٢

❺ الجرح والتعديل لأبی حاتم الرازی: ٨/٨٦۔ تهذيب الكمال: ٢٦/٣٩٢

❻ الضعفاء والمتروكين لابن الجوزی: ٣/٩٨۔ تهذيب الكمال: ٢٦/٣٩٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ موضوع روایات بیان کرنے والوں میں سے ہے۔ اس کی روایت دلیل کے طور پر قبول نہیں کی جائے گی۔ ❶

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کلبی سے روایت کرنے والا محمد بن روان سدی صغیر ہو تو یہ سلسلۃ الکذب (جھوٹ کی زنجیر) ہے۔ ❷

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مروان السدی الصغیر متروک ہے۔ ❸

علامہ محمد طاہر پٹنوی رحمہ اللہ نے محمد بن مروان السدی الصغیر کو کذاب کہا ہے۔ ❹

محمد بن مروان کے متعلق احناف کے نامور عالم مولانا سرفراز خاں صفدر فرماتے ہیں:

''محمد بن مروان السدی الصغیر ضعیف ہے، لیس بشیء غیر ثقة کذّاب ذاھبُ الحدیث متروکُ الحدیث اور وضّاع ہے۔'' ❺

کلبی کی حقیقت:

اس کا نام محمد بن السائب بن بشر بن عمرو، الکلبی اور کنیت ابوالنضر ہے یہ بھی کوفی ہے۔

معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ اپنے باپ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں: کوفہ میں دو کذاب آدمی تھے۔ ان میں سے ایک محمد بن السائب کلبی تھا۔ ❻

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابونظر محمد بن سائب کلبی ضعیف ہے۔ ❼

سلیمان التیمی اور یحییٰ نے کہا: کلبی کذاب راوی ہے۔ اور امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے کہا: کلبی متروک الحدیث راوی ہے۔ اس نے ابو صالح کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر بیان کی ہے جبکہ ابو صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا اور نہ ان سے کچھ سنا ہے۔ ❽

ابو صالح نے حلفاً کہا:

---

❶ المجروحین لابن حبان: ٢/ ٢٨٦

❷ الاتقان فی علوم القرآن: ٢/ ٤٩٧، ٤٩٨ [اشفاق احمد]

❸ تفسیر ابن کثیر: ٨، ٦/ ٤٧٦ ❹ تذکرۃ الموضوعات: صفحہ: ٩٠

❺ تسکین الصدور: ٣٣٤ نیز دیکھیں خزائن السنن: ٣/ ٦٥

❻ تھذیب التھذیب لابن حجر: ٩/ ١٥٧، ١٥٨، ترجمہ نمبر ٢٦٨

❼ الإصابة فی تمییز الصحابة: ١/ ٢٧٤

❽ الضعفاء والمتروکین لابن جوزی: ٣/ ٦٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((انی لم أقرء علی الکلبي من التفسیر شیئا.)) ❶

''میں نے کلبی کو تفسیر کا کچھ بھی حصہ نہیں پڑھایا۔''

ابو صالح نے کلبی سے کہا: ''جو تم میرے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایات بیان کرتے ہو، نہ کیا کرو۔'' ❷

کلبی نے خود کہا:

((ما حدثت عن ابی صالح عن ابن عباس فهو کذب فلا ترووه.)) ❸

''میں نے ابو صالح عن ابن عباس ..کے حوالہ سے جو بھی بیان کیا ہے سب جھوٹ ہے؛ اسے بیان نہ کرو۔''

سفیان کہتے ہیں: مجھے کلبی نے کہا تھا کہ میں نے تمھیں ابو صالح کے واسطے سے جو کچھ بھی بیان کیا وہ سب جھوٹ ہے۔ ❹

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: کلبی کی تفسیر اول تا آخر سب جھوٹ ہے، اس کو پڑھنا بھی جائز نہیں۔ ❺

ابو صالح کی حقیقت:

ابو صالح کا نام باذام ہے اور یہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔

((لم یسمع من ابن عباس رضی اللہ عنہ.)) ❻

''اس نے حضرت ابن عباس سے کچھ نہیں سنا۔''

ابو صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے۔ ❼

امام نسائی کہتے ہیں: وہ ضعیف، کوفی راوی تھا۔ ❽

---

❶ تھذیب التھذیب: ۱۵۸/۹، ترجمه نمبر ۲۶۸۔تھذیب الکمال: ۲۵۰/۲۵

❷ میزان الاعتدال للذھبی: ۵۵۶/۳، ترجمه نمبر: ۷۵۷٤

❸ تھذیب التھذیب: ۱۵۸/۹، ترجمه نمبر ۲۶۸۔تھذیب الکمال: ۲۵۰/۲۵

❹ میزان الاعتدال للذھبی: ۵۵۷/۳، ترجمه نمبر: ۷۵۷٤

❺ تذکرة الموضوعات: صفحه: ۸۲

❻ جامع التحصیل فی احکام المراسیل: ۱٤۸، ترجمه نمبر ۵۵

❼ میزان الاعتدال للذھبی: ۵۵۹/۳۔ الضعفاء والمتروکین لابن جوزی: ۶۲/۳

❽ الضعفاء والمتروکین للنسائي: ۲۳، ترجمه نمبر ۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحق فرماتے ہیں: ابوصالح ضعیف ہے۔ جوزقانی کہتے ہیں: وہ متروک راوی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: وہ کذاب ہے۔ ❶

بعض اہل علم نے ابوصالح کی توثیق بھی ذکر کی ہے مگر جمہور محدثین کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

ثابت ہوا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تفسیر غلط اور جھوٹ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رفع الیدین کرتے تھے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تو خود رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کو نماز شروع کرتے اور رکوع جاتے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا۔ ❷

ابوحمزہ فرماتے ہیں:

((رأیت ابن عباس رضی الله عنهما یرفع یدیه حین یکبر و إذا رفع رأسه من الرکوع .)) ❸

''میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا؛ آپ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

ویسے بھی آیت: ''قد افلح المومنون..... ' کا رفع الیدین کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ آیت ''سورۃ المومنون'' کی ہے اور یہ سورت مکی ہے جبکہ رفع الیدین کی تمام روایتیں مدنی دور کی ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

اگر ''خاشعون'' سے وہی مراد لی جائے جو صاحب تحریر نے لی ہے کہ

((لا یرفعون أیدیهم في الصلوة .))

''نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

یعنی خشوع خضوع والی نماز اسی کی ہے جو نماز میں رفع الیدین نہ کرے؛ تو ایک بات یہاں قابل غور ہے کہ اس میں رفع الیدین کی مطلق نفی نظر آرہی ہے پہلی تکبیر کے رفع الیدین

---

❶ تهذیب التهذیب: ۱/ ٣٦٤، ترجمه نمبر ٧٧٠

❷ جزء رفع الیدین، للبخاری: (مترجم) ص: ٤٨، روایت: ١٨

❸ جزء رفع الیدین، للبخاري: مترجم، ص: ٤٩، حدیث: ٢١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا اور اس بات پر تو احناف کا بھی اتفاق ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ احناف کے نزدیک (اس دلیل کے پیش نظر) نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازیں (نعوذ باللہ من ذلک) خشوع وخضوع سے خالی تھیں؟...... ...... انا للہ وانا الیہ راجعون ...... (اللہ تعالیٰ ایسے تصور سے بھی محفوظ رکھے)

دلیل:

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ "خاشعون" سے مراد پہلی تکبیر کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنا ہے۔ ❶

جواب:

حضرت حسن بصریؒ سے بیان کردہ تفسیر غیر مستند ہے۔ ان کی طرف منسوب یہ قول بلا سند مذکور ہے۔ اس کی سند بیان کی جائے؟

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خود حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں:

((كان أصحاب النبي كأنما أيديهم المرواح يرفعونها إذا ركعوا وإذا رفعوا رؤوسهم.)) ❷

"نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر اس طرح رفع الیدین کرتے کہ ان کے ہاتھ پنکھے محسوس ہوتے تھے۔"

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

امام بخاری فرماتے ہیں: حسن اور حمید بن ہلال نے نبی اکرم ﷺ کے کسی بھی صحابی کو رفع الیدین کرنے سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ ❸

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

امام ترمذیؒ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رفع الیدین والی روایت بیان کر کے فرماتے ہیں:

---

❶ تفسیر سمر قندی ❷ جلاء العینین: ص ۱۰۸

❸ جلاء العینین: ص ۱۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ومن التابعين الحسن البصری وعطاء وطاؤس .)) ❶

"رفع الیدین کرنے کے ثبوت والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہی مسلک امام حسن بصری، عطاء اور طاؤس رحمہم اللہ کا ہے۔"

یعنی افتتاح نماز میں، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنا خود حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی ثابت ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کردہ تفسیر اور ان کے عمل میں تضاد ہے لہٰذا عمل قابل قبول ہوگا۔

پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنے سے نماز میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی تو دوسرے مواقع پر رفع الیدین کرنے میں کیا خرابی ہے؟

معزز قارئین! اللہ پاک نے حکم دیا ہے:

﴿ وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ ❷

"رسول جو تمہیں دے اسے لے لو"

نماز کا جو طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا ہے۔ ہمیں اسی پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ نجات اسی بنیاد پر ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا موجود ہے۔ ❸

---

❶ سنن الترمذی: ابواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث ۲۵۵، ۲۵۶

❷ سورۃ الحشر، آیت: ۷

❸ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین، حدیث ۷۰۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے......!

رفع الیدین جیسی عظیم اور دائمی سنت مبارکہ کو ترک کرنے اور اس کے ترک کی ترغیب دلانے کے لیے علماء کرام نے نبی اکرم ﷺ کے فرامین کو ان کے اصل مفہوم کی بجائے اپنے من پسند اور اپنی مرضی کے مفہوم میں بیان کرنا شروع کر دیا ہے۔

تعجب ہے......! ......ان مسلمانوں پر......جو......ناموس رسالت پہ مر مٹنے کے دعوے کرنے والا......اسلام کا داعی و مبلغ......شریعت میں خیانت کی اخروی سزا اور دنیاوی رسوائی سے واقف ہونے کے باوجود بے دھڑک، بلا جھجک اپنے مطلب اور صرف اپنی رائے کو تقویت دینے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے فرامین کو غلط مفاہیم سے پیش کرتے...... اور...... ان میں ترمیم و اضافہ کرتے ہیں۔ (اللھم اھدھم)

مؤلف نے آئندہ صفحات میں ایسی ہی ایک احمقانہ جسارت کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ اور قارئین کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے فرامین کا اصل اور حقیقی مفہوم پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں نبی اکرم ﷺ کا مطیع و تابع فرمان بنائے۔ آمین۔

اشفاق احمد

(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک رفع الیدین
نبی اکرم ﷺ کی نظر میں حکماً

دلیل:

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال کأنی بقوم یأتی من بعدی یرفعون أیدیهم فی الصلوة کأنها أذناب خیل شمس .)) ❶

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گویا میرے بعد ایک قوم آئے گی جو نماز میں رفع الیدین کرے گی گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔''

جواب:

معزز قارئین! یہ روایت جس کتاب سے لی گئی ہے۔ وہ (مسند ربیع بن حبیب) غیر معتبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مسند ربیع بن حبیب کا مصنف جس کا نام ''ربیع بن حبیب بن عمر الازدی البصری'' بیان کیا گیا ہے، یہ مجہول راوی ہے اس کا صرف نام ہی نام ذکر ہے حالات کا کوئی ذکر نہیں ملتا نہ جانے یہ راوی ثقہ ہے یا ضعیف؟ جس راوی کے آگے پیچھے کے حالات اور ثقہ یا ضعیف ہونے کے بارے معلوم نہ ہو تو اس کی بیان کی گئی روایت کس طرح قابل قبول ہوگی؟

صرف یہ ایک روایت ہی نہیں بلکہ مسند ربیع بن حبیب مکمل کتاب غیر معتبر ہے۔ جو کتاب ہی غیر معتبر اور بے بنیاد ہو؛ اس کی روایات کو پیش کرنا کہاں کی عقل مندی ہے؟

روایت کی سند:

یہ روایت مسند ربیع بن حبیب میں ''باب في الإمامة والخلافة في الصلوة'' کے تحت مذکور ہے، اس کی سند اس طرح ہے:

---

❶ جامع مسند ربیع بن حبیب ج۱ ص۴۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي . . .

مصنف اور ابوعبیدہ مجہول راوی:

ابو عبیدہ بھی مجہول راوی ہے اس کے حالات کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ جس روایت میں دو، دو راوی (ربیع بن حبیب اور ابوعبیدہ) مجہول ہوں، ان کے متعلق پتہ ہی نہ ہو، یہ کون تھے؟ کس کے شاگرد تھے اور کس کے استاد؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ ثقہ بھی تھے یا ضعیف؟ مجہول راویوں کی روایت دلیل کس طرح بن سکتی ہے؟ پہلے ان راویوں کی تعریف اور تعدیل وتوثیق بیان کریں؟ پھر ان کی روایت کو دلیل کے طور پر بیان کریں۔

واضح یہ ہوا کہ مسند ربیع کی روایت بھی رفع الیدین کی نفی کی دلیل نہیں ہے۔

دلیل:

((عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علینا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و اذا الناس رافعوا أيديهم في الصلوة فقال ما لي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس أسكنوا في الصلوة .)) ❶

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ مبارک سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے پایا پھر فرمایا کہ مجھے کیا ہوگیا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے پاتا ہوں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں اٹھی ہوئی ہوں، نماز میں سکون اختیار کرو۔''

جواب:

مذکورہ حدیث مبارکہ کی وضاحت اور اس کا اصل مفہوم دیگر کتب احادیث سے پیش کرنے اور شارحین حدیث کے اقوال سے وضاحت کرنے سے قبل اس دلیل کے جواب میں پہلے ہم احناف ہی کے معتبر علماء کرام کے اقوال پیش کریں گے، تاکہ واضح ہوجائے کہ احناف ہی کے علماء اس روایت کو رفع الیدین کی نفی میں تسلیم نہیں کرتے، صاحب تحریر نے

❶ الاحسان فی تقریب ابن حبان: جلد: ٥ صفحہ: ١٩٧، ١٩٨ مطبوعہ بیروت۔ اس کے ہم معنی روایت سنن ابی داؤد: ج١ ص١٤٣، الجامع الصحیح مسند ربیع بن حبیب: جز٤ صفحہ ٨، صحیح مسلم: ج١ صفحہ ١٨١، سنن نسائی: ج١ صفحہ١٧٦ میں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہ مخواہ یہ جسارت کر ڈالی۔ اپنے اکابر ہی سے پوچھ لیا ہوتا۔

مفتی تقی عثمانی حنفی دیوبندی حفظہ اللہ کا فیصلہ:

دور حاضر کے بلند پایہ حنفی عالم دین محترم مولانا تقی عثمانی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"بعض حنفیہ نے صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے:

((خرج علینا رسول اللہ فقال مالی أراکم رافعی أیدیکم کأنہا أذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ .))

یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص الحبیر میں امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

((من احتج بحدیث جابر بن سمرۃ علی منع الرفع عند الرکوع فلیس لہ حظ من العلم .)) ❶

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو جو آدمی رفع الیدین عند الرکوع سے منع کی دلیل بناتا ہے وہ آدمی جاہل ہے۔ اس لیے کہ یہ حدیث رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے نہ کہ عندالرکوع سے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہی اس روایت کا دوسرا طریق عبیداللہ بن القبطیہ سے مروی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ یہ حدیث رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے:

((عن عبید اللہ بن القبطیہ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا صلینا مع رسول اللہ قلنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وأشار بیدہ الی الجانبین فقال رسول اللہ علام تومئون بأیدیکم کأنہا اذناب خیل شمس انما یکفی أحدکم أن یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی أخیہ من عن یمینہ وشمالہ .))

"عبیداللہ بن قبطیہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم

---

❶ یہ قول؛ تلخیص الحبیر: ۱/۲۲۱ میں مذکور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورحمۃ اللہ یہ کہہ کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں سے دائیں بائیں اشارہ کیا کہ ہم اس طرح کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے کہ تم ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جس طرح شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ اپنے ران پر ہی رہنے دو اور دائیں بائیں سلام کہو"

اس صراحت کے بعد حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو رفع الیدین عند الرکوع کی ممانعت پر محمول نہیں کیا جا سکتا ...... انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عند السلام ہی سے متعلق ہے اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا' جبکہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب' بعد سے خالی نہیں ۔ حقیقت یہی ہے کہ حدیث ایک ہی ہے اور رفع عندالسلام سے متعلق ہے۔ ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر اور مجمل لہٰذا دوسرے طریق کو پہلے طریق پر محمول کرنا چاہیے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔" ❶

مولانا محمود الحسن حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کا قول:

احناف کے جید اور معتبر عالم دین مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے فرماتے ہیں:

"اذناب الخیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارے میں ہے کہ صحابہ فرماتے ہیں ہم بوقت سلام نماز میں اشارہ بالید بھی کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا۔" ❷

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا قول:

شارح حدیث علامہ نورالدین بن عبدالہادی ابوالحسن سندی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((والمقصود النهي عن الإشارة باليد عند السلام .)) ❸

❶ درس ترمذی: ۳۶/۲ ❷ تقاریر شیخ الہند: ص ۶۵_الورد الشذی: ص ۶۳

❸ حاشية السندي على النسائي: ۴/۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس حدیث میں سلام کے وقت ہاتھوں کے اشارہ سے منع کرنا مقصود ہے۔"

علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی کا دوسرا قول:

((بهـذه الرواية تبين أن الحديث مسوق للنهي عن رفع الأيدي عـنـدالسـلام إشـارة إلى الجانبين ولا دلالة فيه على النهي عن الرفع عندالركوع وعند الرفع منه.)) ❶

"اس روایت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث سلام کے وقت ہاتھوں کو دونوں طرف (دائیں اور بائیں) اشارہ کرتے ہوئے اٹھانے سے منع کرنے کے لیے بیان کی گئی ہے اور اس میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے منع کرنے کی دلیل نہیں ہے۔"

جس طرح بعض آیات قرآنیہ کی وضاحت دوسری آیات سے ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض احادیث کی بھی وضاحت دوسری احادیث سے ہوتی ہے۔

دلیل میں پیش کی گئی حدیث کی وضاحت حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری احادیث سے ہوتی ہے کہ اس کا تعلق رکوع والے رفع الیدین کے ساتھ نہیں ہے بلکہ سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کے ساتھ ہے۔ جس طرح کہ آپ نے حنفی علماء کے بیانات سے بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کا قول:

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((والـمـراد بـالـرفع المنهی عنه هنا رفعهم ایدیهم عند السلام مشیـریـن الـی الـسـلام مـن الـجـانبین کما صرح به فی الروایة الثانیة.)) ❷

"اس روایت میں جس رفع الیدین سے منع کرنا مقصود و مراد ہے وہ صحابہ کا سلام پھیرتے وقت جانبین (دائیں بائیں) اشارہ کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے جس طرح کہ دوسری روایت ❸ میں صراحت موجود ہے۔"

---

❶ حاشية السندي على النسائي: ٣/ ٥ ❷ شرح النووی علی صحیح مسلم: ٤/ ١٥٣

❸ مسلم کی دوسری روایت عبید اللہ بن قبطیہ کی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے؛ مولانا تقی عثمانی کے بیان میں مذکور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ کا دوسرا قول:

امام نووی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((الإستدلال به على النهى عن الرفع عند الركوع وعند الرفع منه جهل قبيح .)) ❶

''اس حدیث سے رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین سے منع کا استدلال کرنا بہت ہی بری جہالت ہونے کا ثبوت ہے۔''

گویا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو رکوع سے مسلک رفع الیدین کی نفی میں پیش کرنے والوں پر جہالت کی مہر ثبت فرمادی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول:

((ولا دليل فيه على منع الرفع على الهيئة المخصوصة فى الموضع المخصوص وهو الركوع والرفع منه لانه مختصر من حديث طويل .)) ❷

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث ان خاص اوقات میں (یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھا کر) رفع الیدین سے منع کی دلیل نہیں کیونکہ یہ حدیث دوسری طویل حدیث کی مختصر ہے۔''

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا باب:

سب سے اہم بات یہ ہے کہ محدثین نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کو تشہد کے بعد سلام کے متعلق ابواب میں بیان کیا ہے۔ اگر یہ حدیث رکوع سے قبل اور بعد کے رفع الیدین کی ممانعت کے لیے ہوتی تو محدثین اسے تشہد کے باب میں بیان نہ کرتے۔ ملاحظہ فرمائیں:

صحیح مسلم مع شرح النووی میں:

"باب الامر بالسكون فى الصلوة والنهى عن الاشارة باليد ورفعها عندالسلام"

❶ حاشية السندي على النسائي : ٣/٥ ❷ تلخيص الحبير : ١/ ٢٢١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے:

"باب السلام بالیدین"　　"باب فی السلام"

امام نسائی رحمہ اللہ نے:

"باب موضع الیدین عندالسلام"　　"السلام بالیدین"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند میں:

"باب حذف السلام وکراهة الاشارة بالید معه"

صاحب کنزالعمال نے:

"منع الاشارة بالید وقت السلام"

امام بیہقی رحمہ اللہ نے:

"باب کراهة الایماء بالید عندالتسلیم"

کے تحت اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

محدثین کی تبویب سے یہ ظاہر ہے کہ اس حدیث کا تعلق تشہد (سلام) سے ہے؛ رکوع سے نہیں ہے۔ اب بھی اگر احناف اس حدیث کو رفع الیدین قبل الرکوع وبعد الرکوع کے منع پر دلیل بنائیں تو ان کی مرضی بلکہ ہٹ دھرمی ہے۔

جرأت تو کریں:

احناف سے گزارش ہے کہ حدیث کی کسی معتبر و مستند کتاب سے باسند صحیح یہ ثابت کرنے کی جرأت تو کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حالت رکوع میں تھے یا رکوع سے اٹھ رہے تھے تو اس وقت ان کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ "شریر گھوڑوں کی دموں طرح رفع الیدین نہ کیا کرو بلکہ نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔"

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا﴾

نہ خنجر اٹھے گا ، نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مسند احمد کی روایت (فیصلہ کن وضاحت):

معزز قارئین! سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث میں جس رفع الیدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منع کیا گیا ہے وہ سلام کے وقت ہے قبل الرکوع و بعد الرکوع کے رفع الیدین سے نہیں۔
اس بات کی وضاحت مسند احمد بن حنبل میں اسی سند کے ساتھ مذکور روایت سے ہوتی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے تو اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام میں نہیں بلکہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ❶

دلیل:

((قال ابن القصار (حديث جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ) حجة في النهي عن رفع الأيدي في الصلوة .)) ❷

''ابن قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث) نماز میں رفع یدین منع کرنے کے لیے حجت ہے۔''

جواب:

ابن قصار رحمہ اللہ مالکی (فقہ امام مالک رحمہ اللہ کے پیروکار) ہیں۔ان کا قول پیش کر کے احناف (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پیروکار) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رفع الیدین کی نفی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

ابن قصار رحمہ اللہ کے قول میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔ ویسے بھی اب اس قول کے بارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وضاحت اور اصل مفہوم بیان کر دیا گیا ہے۔

❶ مسند احمد بن حنبل: ٥/ ٩٣، حدیث: ٢١١٦٦

❷ اکمال المعلم بفوائد مسلم شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض: ج٢، ص٣٤٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین نبی اکرم ﷺ کی نظر میں فعلاً

دلیل:

((عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ ألا أصلي بكم صلوة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه إلا في أول مرة)) ❶

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے بعد کسی اور جگہ رفع الیدین نہیں کیا۔"

جواب:

یہ روایت سند اور متن؛ دونوں لحاظ سے ضعیف ہے۔ بے شمار ائمہ و محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ جن میں بعض یہ ہیں:

یہ روایت ضعیف ہے۔ (محدثین کا فیصلہ):

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لم يثبت حديثُ ابن مسعود .)) ❷

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ثابت نہیں ہے۔"

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ❸

---

❶ ترمذی: ج۱ صفحہ ۵۹، ابوداؤد: ج۱ ص ۱۱۷،۱۲۰۔ مسند احمد: ج۱ ص ۴۴۲، مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱ ص۲۳۶، سنن الکبری للبیھقی: ج۲،ص۷۸، شرح معانی آثار للطحاوی: ج۱ ص۱۵۴، جامع المسانید: ج۱ ص۳۵۵، المدونۃ الکبری: ج۱ ص۶۹

❷ سنن الترمذی: ابواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع،حدیث: ۲۵۶

❸ عون المعبود: ۲/۳۱۶۔ تحفة الأحوذي: ۲/۹۳۔ تلخیص الحبیر: ۱/۲۲۲۔التمھید لابن عبدالبر: ۹/۲۱۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد رحمہ اللہ کے استاد یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ ❶
امام بخاری رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کی تائید و متابعت میں اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❷
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لم یثبت'' (یہ ثابت نہیں ہے) ❸

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هذا أحسن خبر روي لأهل الكوفة في نفي رفع اليدين في الصلاة عند الركوع و عند الرفع منه وهو فى الحقيقة أضعف شيء .)) ❹

''اہل کوفہ (احناف) کے پاس رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کی نفی میں یہ بہترین دلیل (روایت) ہے لیکن یہ تو حقیقت میں ضعیف ترین روایت ہے''

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((هذا حديث مختصر من حديث طويل وليس هو بصحيح على هذا اللفظ .)) ❺

''یہ حدیث طویل حدیث کی مختصر ہے اس لیے ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔''

سنن ابوداؤد کی مفصل روایت:

یہ روایت دراصل ایک مفصل روایت کا اختصار ہے اُس مفصل روایت کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس (مختصر) حدیث سے پہلے بیان کیا ہے:

((قال عبدالله علمنا رسول الله الصلوة فكبر ورفع يديه فلما ركع طبق بين يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذالك سعدا فقال صدق أخي قد

❶ عون المعبود: ٢/٣١٦_تحفة الأحوذي: ٢/٩٣_ تلخيص الحبير: ١/٢٢٢_التمهيد لابن عبدالبر: ٩/٢١٩ ❷ حواله سابقه

❸ شرح الزرقاني على موطا الامام مالك: ج: ١،ص: ١٥٨، دارالمعرفة بيروت

❹ عون المعبود: ٢/٣١٦_تحفة الأحوذي: ٢/٩٣_ تلخيص الحبير: ١/٢٢٢

❺ سنن ابى داؤد: كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عندالركوع: ح ٧٤٨_عون المعبود: ٢/٣١٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كنا نفعل هذا ثم أمرنا بهذا يعنى الامساك على الركبتين .)) ❶

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھائی۔ تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ یہ بات حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ پھر ہمیں گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔''

قابل توجہ:

اس روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت نہیں پڑھائی۔ اور امامت کے وقت آگے کھڑے ہونے کی بجائے درمیان میں کھڑے ہوئے جیسے عورتیں جماعت کراتی ہیں۔ اور رکوع کے وقت ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کی بجائے گھٹنوں کے درمیان میں رکھے ہیں۔ کیا احناف اس طرح نماز کے قائل وفاعل ہیں۔ اگر یہ حدیث عدم رفع الیدین کی دلیل بنانی ہے تو پھر نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھا کریں اور جماعت کرانے کے لیے آگے نہیں بلکہ درمیان میں کھڑے ہوا کریں۔ (فما هو جوابكم فهو جوابنا)

محدثین اور علماء جرح وتعدیل کا فیصلہ:

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''هذا حديث خطأ'' (یہ حدیث خطا ہے) ❷

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لم يثبت'' (یہ ثابت نہیں ہے) ❸

امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((إنه لا يثبت ولا يحتج به)) ''یہ ثابت نہیں، نہ ہی اس سے دلیل لی جاسکتی ہے۔'' ❹

امام خطابی رحمہ اللہ کا قول:

رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کے اثبات کی جو

---

❶ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام..، حديث ٧٤٧۔ سنن النسائي: كتاب التطبيق، باب التطبيق، حديث: ١٠٢٩

❷ علل ابن أبي حاتم، ج: ١/ ٩٦۔ تحفة الأحوذي: ٢/ ٩٣۔ عون المعبود: ٢/ ٣١٦

❸ عون المعبود: ٢/ ٣١٦۔ تحفة الأحوذي: ٢/ ٩٣

❹ تحفة الأحوذي: ٢/ ٩٣۔ التمهيد لابن عبدالبر: ٩/ ٢٢٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث صحیحہ موجود ہیں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (رفع الیدین کی نفی والی) حدیث سے بہتر ہیں۔ اثبات نفی کی نسبت مقدم ہوتا ہے۔ ❶

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ کا قول:

((احتجت الحنفية على عدم استحباب رفع الأيدى فى غير تكبيرة الاحرام بهذا الحديث لكنه لا يصلح للاحتجاج لانه ضعيف غير ثابت .)) ❷

" احناف اس حدیث سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لیتے ہیں جبکہ اس (حدیث) کو دلیل بنانا درست نہیں کیونکہ یہ حدیث ضعیف اور غیر ثابت ہے۔"

علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کا قول:

((استدل به من قال بنسخ مشروعية رفع اليدين عندالركوع وعند رفع الرأس منه لكن هذا حديث ضعيف . . . وليس فى هذا ا الباب حديث صحيح .)) ❸

"اس حدیث کو وہ حضرات دلیل بناتے ہیں جو رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کی مشروعیت کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں لیکن یہ حدیث تو ضعیف ہے...اور اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے متعلق ائمہ کے اقوال ذکر کر کے مزید فرماتے ہیں:

((أن حديث ابن مسعود ليس بصحيح ولا بحسن بل هو ضعيف لا تقوم بمثله حجة .)) ❹

" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نہ صحیح ہے اور نہ حسن بلکہ وہ ضعیف ہے اس سے دلیل نہیں بن سکتی۔"

امام ترمذی کا اس حدیث کو حسن کہنا...!

اس حدیث کے بارے یہ مغالطہ ہو سکتا ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان

❶ عون المعبود: ٢/٣١٧ ❷ عون المعبود: ٢/٣١٦
❸ تحفة الأحوذي: ٢/٩٢ ❹ تحفة الأحوذي: ٢/٩٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد اس کو "حسن" کہا ہے چونکہ حسن حدیث قابل حجت ہے۔ اس لیے اس حدیث پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

اس مغالطے کا ازالہ مندرجہ ذیل شارحین حدیث کے اقوال کی مدد سے ہو جاتا ہے:

شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (صاحب تحفۃ الاحوذی) فرماتے ہیں:

((و أما تحسين الترمذي فلا اعتماد عليه لما فيه من التساهل)) ❶

امام ترمذی رحمہ اللہ نے جو اس کو حسن کہا ہے، (ائمہ کی جرح کے بعد) اس کا کچھ اعتماد نہیں (رہ جاتا) کیونکہ اس بارے میں امام صاحب متساہل ہیں۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کبار ائمہ نے اس حدیث پر جو قدح (جرح) کی ہے اس کے مقابلے میں یہ حسن یا صحیح قرار دینا کس طرح قائم رہ سکتا ہے؟ (یعنی یہ روایت ضعیف اور غیر صحیح ہے)" ❷

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ موضوع ہے:

ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ ❸

جو حدیث موضوع ہو وہ دلیل کے طور پر کس طرح پیش کی جا سکتی ہے؟ جبکہ اس کے برعکس صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن اربعہ اور دیگر متعدد معتبر کتب احادیث میں بکثرت صحیح و مستند احادیث رفع الیدین قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے اثبات میں موجود ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

((لو تركتم سنة نبيكم لضللتم.)) ❹

"اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔"

رفع الیدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمہ ہے۔ اس کو ترک کر کے گمراہی نہ خریدیں۔ بلکہ اسے اپنا کر اپنی نمازوں کو مکمل اور ایمان کو سلامت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

❶ تحفة الأحوذي: ٢/ ٩٣ ❷ عون المعبود: ٢/ ٣١٧

❸ نقد المنقول: فصل أحاديث موضوعة في أحكام الصلاة: ص: ١٢٨

❹ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، حديث: ٦٥٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

((ابو حنیفة یقول: الشعبی یقول سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ یقول: کان رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی یحازي منکبیه، لا یعود یرفعهما حتی یسلم من صلاته.)) ❶

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے پھر سلام تک رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

جواب:

مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ میں اس حدیث کی سند اس طرح ہے:

((حدثنا أبو القاسم بن بالویه النیسابوری ثنا بکر بن محمد بن عبدالله الحبال الرازی ثنا علی ثنا علی بن محمد بن روح ابن ابی الحرش المصیصی سمعت ابی یحدث عن أبیه روح ابن أبی الحرش سمعت أباحنیفة یقول الشعبی یقول سمعت براء ابن عازبؓ)) ❷

اب دیکھئے اس سند اور اس کے راویوں کی حقیقت:

مسند ابی حنیفہ کے مجہول راوی:

مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی اس سند میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے جو چھ راوی مذکور ہیں وہ سب مجہول ہیں ان کا اسماء الرجال کی کتابوں میں کہیں بھی ذکر نہیں ملتا کہ وہ کون ہیں اور کیا ہیں؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ ثقہ ہیں یا ضعیف؟ جب روایت بیان کرنے والوں کے بارے میں معلوم نہیں کہ یہ لوگ ثقہ بھی ہیں یا ضعیف؟ یعنی جس روایت کی ساری سند مجہول، خیالی اور فرضی راویوں سے بھری ہو اس روایت کو بطور دلیل پیش کرنا کس حد تک عقلمندی ہے؟

---

❶ مسند الإمام أبی حنیفة، تالیف الإمام أبی نعیم أحمد بن عبدالله الاصبهانی: ص ١٥٦ مطبوعة مکتبة الکوثر الریاض۔ اس کے ہم معنی روایت شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ١ ص ١٥٤، سنن أبی داؤد: ص ١٠٩۔ مصنف عبدالرزاق: ج ٢ ص ٧١۔ مسند ابی یعلی: ج ٣ ص ٢٤٨، ٢٤٩۔ سنن دارقطنی: ص ٢٩٣، ٢٩٤۔ مسند احمد: ج ٤ ص ٣٠٣۔ مدونة الکبری: ج ١ ص ٢٩۔ مصنف ابن ابی شیبة: ج ١ ص ٢٣٦ میں بھی موجود ہے۔

❷ مسند ابی حنیفة لامام أبی نعیم أحمد بن عبدالله: ص ١٥٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف سے گزارش:

احناف سے ہماری یہ گزارش ہے کہ اس سند کے پہلے چھ راویوں کی تعدیل وتوثیق بیان کریں۔ اگر نہیں بیان کر سکتے تو پھر کم از کم ایسی مجہول اسناد پیش کر کے عوام کو گمراہ نہ کریں۔

سند اور متن دونوں ضعیف...!

مذکورہ روایت سند اور متن دونوں اعتبار سے ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔

سند میں ضعف کی وضاحت:

اس حدیث کی جو سند مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ میں مذکور ہے اس کی حقیقت آپ جان چکے ہیں کہ اس کے چھ راوی مجہول، نامعلوم اور خیالی ہیں۔ اس لیے یہ روایت قابل حجت نہیں ہے۔

مسند ابی حنیفہ کے علاوہ اس حدیث کی وہ تمام اسناد جو ان کتب (یعنی شرح معانی الآثار للطحاوی۔ سنن أبي داوٗد۔ مصنف عبدالرزاق۔ مسند ابی یعلی۔ سنن دارقطنی۔ مسند احمد۔ مدونۃ الکبری۲۔ مصنف ابن أبي شیبۃ) میں موجود ہیں جن کی طرف صاحب تحریر نے اشارہ کیا ہے "یزید بن ابی زیاد" اور "ابن ابی لیلی" کی وجہ سے ضعیف ہیں۔

ذیل میں ہم ان دونوں راویوں (یزید بن ابی زیاد اور ابن ابی لیلیٰ) کا مختصر تعارف اور ان کی حقیقت، محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

یزید بن ابی زیاد کی حقیقت:

بیان کردہ روایت کا دارومدار یزید بن ابی زیاد القرشی الہاشمی الکوفی پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یزید بن ابی زیاد سخت ضعیف راوی ہے۔

یزید بن ابی زیاد (الکوفی) شیعہ کے کبار ائمہ میں سے ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ابن حزم نے "محلیٰ" میں اسے ضعیف کہا ہے۔ اور ابن جوزی نے "الضعفاء" میں اس کو نقل کیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی راوی نہیں ہے۔ [1]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف اور شیعہ کہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: بڑھاپے میں

---

[1] عون المعبود: ۱/۱۱۹۔ تهذيب التهذيب: ۱۱/ ۲۸۷،۲۸۸، ترجمہ نمبر: ۵۳۱۔ تهذيب الكمال: ۳۲/۱۳۸،۱۳۹، ترجمہ نمبر۶۹۹۱۔ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۳۸۰، ترجمہ نمبر۱۹۹۳۔ الكامل في ضعفاء الرجال: ۷/ ۲۷۵ ترجمہ نمبر۲۱۶۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔ ❶

امام ابو عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((کان یذکر بالحفظ فلما کبر ساء حفظه فکان یقلب الاسانید و یزید فی المتون ولا یمیز .)) ❷

”کبھی اس کا حافظہ قابل ذکر ہوتا تھا لیکن جب وہ بوڑھا ہو گیا تو حافظہ خراب ہو گیا تب وہ اسانید کو الٹ پلٹ کر دیتا اور متون میں (خود ساختہ) اضافہ کر دیا کرتا تھا اور اس بات کی تمیز نہ رکھتا تھا۔“

ابن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ ثقہ تھا مگر آخر عمر میں اس کا حافظہ بگڑ گیا تو وہ عجیب وغریب باتیں کیا کرتا تھا۔ ❸

امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ اکثر (روایت بیان کرنے میں) غلطی کر جایا کرتا تھا اور اسے جو (روایت میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کو) کہا جاتا وہ کر دیتا تھا۔ ❹

ابو اسامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((لو حلف عندی خمسین یمینا قسامة ما صدقته .)) ❺

”اگر وہ میرے سامنے پچاس قسمیں بھی اٹھائے تو بھی میں اس پر یقین نہ کروں گا۔“

امام نسائی رحمہ اللہ نے یزید بن ابی زیاد کے بارے فرمایا: وہ قوی راوی نہیں تھا۔ ❻

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((کان یزید صدوقا إلا أنه لما کبر ساء حفظه و تغیر فکان یتلقن ما لقن فوقع المناکیر في حدیثه .)) ❼

”یزید بن ابی زیاد اگرچہ سچا تھا لیکن جب بوڑھا ہو گیا تو اس کا حافظہ خراب اور

---

❶ تقریب التهذیب لابن حجر: ص: ٦٠١، ترجمه نمبر ٧٧١٧

❷ نصب الرایة: ١/ ٤٠٢ ❸ تهذیب التهذیب لابن حجر: ١١/ ٢٨٧، ٢٨٨، ترجمه نمبر: ٥٣١

❹ تهذیب التهذیب لابن حجر: ١١/ ٢٨٧، ٢٨٨، ترجمه نمبر: ٥٣١

❺ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٤/ ٣٨٠ ❻ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص: ١١١

❼ المجروحین لابن حبان: ٣/ ١٠٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متغیر ہوگیا اسے جو تلقین کی جاتی وہ اسے قبول کر لیتا اسی لیے اس کی احادیث میں مناکیر واقع ہوگئیں۔" ❶

امام منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((یزید بن ابی زیاد یعد في الکوفیین ولا یحتج بحدیثه .)) ❷

"یزید بن ابی زیاد کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے، اس کی حدیث سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔"

امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((کان یزید بن ابی زیاد رفاعا .)) ❸

"(یزید بن ابی زیاد، رفاع تھا) [رفاع اس راوی کو کہتے ہیں جو موقوف روایات کو بھی مرفوع بنا کر بیان کرے۔]"

دور حاضر کے معروف محقق علامہ شعیب الارنؤوط نے مسند احمد میں اس روایت کو یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❹

یہ حدیث مسند ابی یعلی الموصلی میں مختلف الفاظ کے ساتھ تین چار مقامات پر مذکور ہے اور یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ❺

---

❶ تلقین سے مراد یہ ہے کہ راوی روایت بیان کر رہا ہو اور روایت سننے والوں میں سے کوئی اسے یہ کہہ دے کہ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں تو وہ ان الفاظ کو بھی شامل کر لے۔

❷ عون المعبود: ج: ۱، ص: ۱۱۵

❸ الجرح والتعدیل للرازي: ۱/ ۱۵٦۔ الکامل في الضعفاء لابن عدی: ۷/ ۲۷۵۔ تهذیب الکمال للمذي: ۳۲/ ۱۳۷

❹ مسند احمد بن حنبل: ۳۰۱/۴، ۳۰۳۔ طبع موسسة قرطبة القاهرة۔ شیخ شعیب الارنؤوط ﷾ نے مسند احمد بن حنبل کی مفصل تخریج اور روایات کی تحقیق کے بعد ان پر صحت وسقم کا حکم لگایا ہے۔ ان کی تحقیق شدہ مسند احمد جس میں صرف احادیث پر صحیح یا ضعیف ہونے کے اعتبار سے لگائے ہوئے احکام کا ذکر ہے وہ مؤسسۃ قرطبۃ القاہرۃ کی طرف سے ٦ (چھ) جلدوں میں شائع شدہ ہے۔ اور شیخ کی مفصل تخریج اور صحت وضعف کے احکام سے مزین مسند احمد بن حنبل (سات جلدوں پر مشتمل مفصل فہارس سمیت) ۴۵+۷=۵۲ جلدوں میں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ یہ محققین اور جید علماء کے لیے ایک گراں قدر سرمایہ اور تحقیق و تالیف سے منسلک اداروں اور لائبریریوں کی زینت ہے۔

❺ مسند ابی یعلی الموصلی: ۳/ ۲۱۸، ۲۴۸، ۲۴۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی لیلیٰ کی حقیقت:

یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے۔ ولید بن یزید کی خلافت کے دور میں یہ کوفہ کا قاضی اور امام تھا۔ یہ ذاتی طور پر سچا تھا لیکن خراب حافظے اور کثرت اوہام وخطا کی وجہ سے ضعیف ٹھہرا۔

حافظ احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ وہ اگرچہ صدوق (سچا) تھا لیکن اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے تمام (أئمہ حدیث ورجال) اس کی حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ ❶

امام نسائی رحمہ اللہ نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے فرمایا: یہ قوی راوی نہیں۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ و إن کان في الفقه کبیرا، فهو ضعیف في الروایة لسوء حفظه و کثرة أخطائه في الاسانید والمتون.)) ❸

”محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اگرچہ فقہ میں بلند درجہ (عالم) تھا لیکن روایت بیان کرنے میں حافظے کی خرابی اور اسناد ومتون میں غلطی کر جانے کی وجہ سے ضعیف ہے۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((سیئ الحفظ مضطرب الحدیث.)) ❹

”برے حافظے والا، مضطرب الحدیث راوی ہے۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ ❺

شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی لیلیٰ سے زیادہ برے حافظے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ❻

---

❶ فتح الباري: ٤/٢١٤، ١٣/١٤٣

❷ الضعفاء والمترکین للنسائی: ص: ٩٢۔ الکامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٦/١٨٤۔ تهذیب الکمال للمزي: ٢٥/٦٢٦

❸ سنن البیهقي الکبری: ٥/٣٣٣ ❹ الجرح والتعدیل: ٧/٣٢٢

❺ الکامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٦/١٨٣، ١٨٤۔ تهذیب الکمال للمزي: ٢٥/٦٢٤۔ الضعفاء الکبیر للعقیلي: ٤/٩٨، ١٠٠

❻ الکامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٦/١٨٣، ١٨٤۔ تهذیب الکمال للمزي: ٢٥/ ٦٢٤۔ الضعفاء الکبیر للعقیلي: ٤/٩٨، ١٠٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن سعید نے ابن ابی لیلیٰ کو ضعیف کہا ہے۔ ❶

یحییٰ بن معین نے کہا: ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ ❷

علامہ ہیثمی نے کہا ابن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔ ❸

امام نووی نے ابن ابی لیلیٰ کو ضعیف کہا ہے۔ ❹

علماء احناف کی گواہی:

احناف کے بلند پایہ عالم جناب مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وقد جربت منه التغير في المتون والأسانيد، فهو ضعيف عندي كما ذهب إليه الجمهور .)) ❺

”میں نے آزمایا (دیکھا) ہے کہ اس کی طرف سے (احادیث کے) متون اور اسناد میں تبدیلی موجود ہے لہٰذا یہ میرے نزدیک ضعیف ہے جس طرح کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔“

احناف کے معروف عالم مولانا امین اوکاڑوی اور مولانا تقی عثمانی نے بھی ابن ابی لیلی کو خراب حافظے والا اور ضعیف کہا ہے۔ ❻

احناف کے نامور عالم و محقق علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ دیوبندی نے بھی ابن ابی لیلیٰ کو جمہور کے نزدیک ضعیف قرار دیا ہے۔ ❼

متن میں ضعف کی وضاحت:

یہ روایت متن کے اعتبار سے بھی ضعیف ہے کیونکہ یہ اس کے متن میں جو الفاظ رفع الیدین کی نفی پر دلیل بنائے گئے ہیں درحقیقت وہ مدرج (راوی کے اپنی طرف سے لگائے ہوئے) ہیں، حدیث کے الفاظ نہیں ہیں، یہ الفاظ یزید بن ابی زیاد نے حافظہ خراب ہونے کے بعد بیان کیے۔

---

❶ تهذيب الكمال للمزي: ٢٥/ ٦٢٤

❷ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤/ ٩٩، ترجمہ نمبر ١٦٥٣

❸ مجمع الزوائد: ١/ ٧٨ ❹ نصب الراية: ٤/ ٨٤

❺ فيض الباري: ٣/ ١٦٨ ❻ دیکھئے: تجلیات صفدر: ٣/ ١٤٧۔ درس ترمذی: ٢/ ٣٢

❼ معارف السنن: ٥/ ٢٩٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حقیقت سے علماء کرام، محدثین اور شارحین حدیث نے پردہ کشائی کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام حمیدی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

((إنما روى هذه الزيادة يزيد، ويزيد(بن زياد) يزيدُ.)) ❶

''ثم لم یعد'' کے الفاظ کا اضافہ یزید بن زیاد نے بیان کیا ہے اور یزید (اس طرح کا) اضافہ کیا کرتا تھا۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((حكى ابن عيينة عنه أنه حدثهم به قديما وليس فيه ثم لا يعود ثم حدثهم به بعد ذلك فذكر فيه ثم لا يعود، قال فنظرته فإذا ملحق بين سطرين .)) ❷

''سفیان بن عیینہ نے کہا: اس (یزید بن ابی زیاد) نے پہلے پہل یہ حدیث بیان کی تو اس میں ''ثم لا یعوذ'' کے الفاظ نہیں تھے پھر اس کے بعد اس نے اس (حدیث) میں ''ثم لا یعوذ'' کے الفاظ بھی ذکر کیے، میں نے (اس کی کتاب میں) دیکھا کہ یہ الفاظ دوسطروں کے درمیان (بعد میں) لکھے ہوئے تھے۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((ليس في الخبر "ثم لم يعد" و هذه الزيادة لقنها أهل الكوفة يزيد بن أبي زياد في آخر عمره .)) ❸

''حدیث میں ''پھر نہ کرتے'' کے الفاظ نہیں تھے، یہ اضافہ اہل کوفہ کے کہنے پر یزید بن ابی زیاد نے آخر عمر میں کیا تھا۔''

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت سفیان نے یزید بن ابی زیاد ہی سے بیان کی ہے مگر اس میں ''ثم لا یعوذ'' یعنی ''تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے کے بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہی حدیث ہُشَیم، خالد اور ابن ادریس نے بھی

❶ عون المعبود: ٢/ ٣٢٠۔ تحفة الأحوذي: ٢/ ٩٢

❷ التمهيد لابن عبدالبر: ٩/ ٢٢٠

❸ المجروحين لابن حبان: ٣/ ١٠٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزید سے بیان کی ہے اور اس میں بھی ''ثم لا یعوذ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((و اتفق الحفاظ علی ان قوله 'ثم لم يعد' مدرج في الخبر من قول يزيد بن أبي زياد، ورواه عنه بدونها شعبة والثوری و خالد الطحان وزهير و غيرهم من الحفاظ .)) ❷

''حفاظ (ائمہ حدیث) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ''ثم لم یعد'' کے الفاظ یزید بن ابی زیاد کا اپنا قول ہے جبکہ شعبہ، ثوری، خالد الطحان اور زہیر وغیرہ نے یہ روایت ''ثم لم یعد'' کے الفاظ کے بغیر بیان کی ہے۔''

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن حفاظ؛ مثلاً ثوری، شعبہ اور زہیر وغیرہ نے یزید سے یہ روایت قدیم وقت میں (یعنی پہلے پہل) سنی تھی ان کی روایت میں 'ثم لا یعوذ' (پھر نہیں کرتے تھے) کے الفاظ نہیں ہیں۔ ❸

امام بزار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((لا يصح قوله في هذا الحديث ثم لا يعود .)) ❹

''اس حدیث میں 'ثم لا یعوذ' کے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔''

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کر کے فرمایا: علی بن عاصم (اس روایت کا راوی) کہتے ہیں: میں کوفہ گیا تو مجھے بتایا گیا کہ یزید بن ابی زیاد زندہ ہے، میں اس کے پاس آیا، اس نے میرے سامنے بیان کیا:

مجھے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا (وہ فرماتے ہیں) ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتی کہ دونوں (ہاتھوں) کو کانوں کے برابر کیا۔'' میں نے کہا مجھے تو ابن ابی لیلیٰ نے آپ کے واسطے

---

❶ سنن ابی داؤد: کتاب، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع

❷ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰ـ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۲

❸ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰ ❹ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیان کیا ہے کہ آپ نے (اس حدیث میں) کہا "ثم لم یعد" یعنی "رسول اللہ ﷺ نے پھر ایسا (یعنی رفع الیدین) نہ کیا" تو اس نے کہا مجھے یاد نہیں۔ ❶

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ جو کہ اسی روایت کے راویوں میں سے ہیں، فرماتے ہیں: یزید بن ابی زیاد نے مجھے یہ روایت مکہ میں اس طرح بیان کی:

((عن البراء بن عازب قال رأيت النبي إذا افتتح الصلاة رفع يديه وإذا اراد أن يركع و إذا رفع رأسه من الركوع.))

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی، جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔

سفیان کہتے ہیں: میں کوفہ گیا تو وہاں میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا "نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے" "ثم لا یعود" پھر ایسا نہ کرتے، میں نے سوچا کہ انہوں (اہل کوفہ) نے اسے (ان الفاظ کی) تلقین کی ہے" ❷

صاحب عون المعبود علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے بھی احناف نے دلیل لی ہے جبکہ اس سے بھی متنازع مواقع پر رفع الیدین کرنے کی نفی کا استدلال کرنا غلط ہے۔ ❸

امام بخاری، امام احمد، یحییٰ، دارمی اور حمیدی وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ❹

سنن بیہقی کی روایت:

یہ روایت سنن الکبریٰ میں ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

((سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال: رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه)) ❺

❶ سنن دار قطنی: ۱/ ۲۹۴۔ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰۔ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۲

❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۷/ ۲۷۶۔ مسند الحميدي: ۲/ ۳۱۶۔ المجروحین لابن حبان: ۳/ ۱۰۰

❸ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰ ❹ عون المعبود: ۲/ ۳۲۰۔ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۲

❺ سنن البیہقی الکبریٰ: ۲/ ۷۶، حدیث: ۲۳۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے۔"

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس روایت کے بعد سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں یزید سے ملا تو اس نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور اس میں "ثم لا یعود" (پھر نہیں کرتے تھے) کے الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ میرا خیال تھا کہ اہل کوفہ نے اسے یہ اضافہ کرنے کو کہا ہے۔ (سفیان کہتے ہیں) میں نے یزید کو پہلے تو اسی طرح (جس طرح اوپر موجود ہے) بیان کرتے سنا تھا پھر میں نے اسے یہ روایت بیان کرتے سنا تو اس میں اس نے "ثم لا یعود" (پھر نہیں کرتے تھے) کا اضافہ کر دیا تھا۔ ❶

نتیجہ یہ نکلا کہ احناف کی پیش کردہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سخت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ لہٰذا رفع الیدین کی نفی میں اس روایت کو پیش کرنا بیوقوفی ہے۔

دلیل:

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: رأيت النبي ﷺ إذا افتتح الصلوة رفع يديه حتى يحاذي بهما و قال بعضهم حذو منكبيه و إذا أراد أن يركع بعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما و قال بعضهم و لا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد.)) ❷

"حضرت امام زہریؒ حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک اور جب آپ ارادہ فرماتے کہ رکوع کریں، اور رکوع سے سر اٹھا لینے کے بعد آپ رفع یدین نہ کرتے بعض راویوں نے کہا کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے مطلب سب راویوں کی روایت کا ایک ہی ہے" (یعنی نبی ﷺ

---

❶ سنن البیھقی الکبری: ۲/۷٦، حدیث: ۲۳۵۸ ❷ صحیح أبی عوانة: ج۲ ص ۹۰
اور اس کے ہم معنی روایت مسند حمیدی: ج۲ ص ۲۷۷ پر موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔"

جواب:

مذکورہ روایت درحقیقت رفع الیدین کرنے کے ثبوت کی دلیل ہے لیکن اس میں الفاظ کی کمی بیشی کر کے اس کو رفع الیدین کی نفی کے لیے دلیل بنالیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں:

حدیث مسند ابی عوانہ کی سند:

مسند ابی عوانہ میں اس حدیث کی سند یوں ہے:

((ثنا عبدالله بن ایوب المخرمی وسعدان بن نصر وشعیب بن عمرو . . . الخ .))

حدیث کے اصل الفاظ:

((وإذا أراد أن یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع و لا یرفعهما و قال بعضهم لا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد))

"نماز شروع کرتے اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔"

اور ((ولا یرفعهماوقال بعضهم لا یرفع بین السجدتین .)) کا مطلب ہے کہ سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہ اٹھاتے۔ اور "والمعنی واحد" کا مطلب ہے کہ راویوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے الفاظ مختلف ہیں لیکن معنی سب کا ایک ہی ہے کہ سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے)

لیکن "لا یرفعهما" سے پہلے جو واؤ تھی اس کو ختم کر دیا گیا اور "لا یرفعهما" کو پچھلی عبارت سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے۔

وضاحت:

اس حدیث کی عبارت میں "واؤ" ختم کر کے عبارت میں تبدیلی پیدا کر دی گئی۔ لیکن مسند ابو عوانہ کا جو قدیم مخطوطہ حضرت سید محب اللہ شاہ رحمہ اللہ کے مکتبہ میں ہے اس میں واؤ موجود ہے۔ اور مدینہ منورہ کے نسخہ میں بھی واؤ موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کا باب:

امام ابوعوانہ نے اس حدیث پر باب بھی یہی قائم کیا ہے:

((بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع و لرفع رأسه من الركوع و أنه لا يرفع بين السجدتين .)) ❶

"یہ باب تکبیر اولی، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرنے کے بارے میں ہے اور اس بارے میں ہے کہ (آپ ﷺ) سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔"

کوئی صاحب عقل آدمی کیسے اس بات کو تسلیم کرے گا کہ باب تو رفع الیدین (قبل الرکوع اور بعد الرکوع) کے اثبات کا ہے اور حدیث رفع الیدین (قبل الرکوع اور بعد الرکوع) کی نفی کر رہی ہے۔

سعدان بن نصر کی روایت:

مسند ابوعوانہ کی اس سند میں موجود راوی "سعدان بن نصر" ہی کی اثبات رفع الیدین والی صحیح روایت موجود ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

((حدثنا سعدان بن نصر المخرمي حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه و إذا أراد أن يركع و بعد ما يرفع من الركوع و لا يرفع بين السجدتين .)) ❷

"سعدان بن نصر نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا، اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی

---

❶ مسند أبي عوانة: كتاب الصلاة، ١/ ٤٢٣

❷ سنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٦٩، حديث: ٢٣٣٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین کرتے تھے، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔"

معلوم یہ ہوا کہ یہ روایت دراصل اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے لیکن اس میں "واؤ" کو ختم کر کے اسے جبراً رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنادیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حدیث نبوی کی حفاظت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

مسند حمیدی کی روایت:

صاحب تحریر نے مذکورہ روایت کا حوالہ دو کتب احادیث (مسند ابوعوانہ اور مسند حمیدی) سے دیا ہے۔ مسند ابوعوانہ کے حوالہ سے تو اس روایت کی حقیقت آپ جان چکے ہیں اب دوسری کتاب (مسند حمیدی) سے اس روایت کی حقیقت کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں بھی مسند ابی عوانہ کی روایت کی طرح تحریف کی گئی ہے۔

مسند حمیدی کا جو نسخہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحقیق سے شائع ہوا ہے اس کی تحقیق و تعلیق میں اعظمی نے دارالعلوم دیوبند (ہندوستان) کے نسخہ کو اہمیت دی بلکہ اسے اساس/ اصل بنایا ہے۔ ❶

اور دیوبند کے اس نسخہ میں مسند حمیدی کی مذکورہ حدیث کے الفاظ میں اضافہ کر کے اسے رفع الیدین کے اثبات کی بجائے رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنادیا گیا ہے۔

مسند حمیدی کا ایک نہایت قدیمی اصلی قلمی نسخہ مکتبہ الظاہریہ، دمشق کا ہے جو احمد بن المنصیر المقریٔ کا مکتوبہ اور نسخہ ظاہریہ کے نام سے معروف ہے۔ یہ نسخہ ۶۸۹ ہجری میں لکھا گیا۔ اس کی تصاویر (عکس، فوٹوسٹیٹس) اعظمی صاحب کو بھی میسر آئیں اور انہوں نے اس نسخہ سے فائدہ اٹھایا کہ تعلیق و تحقیق میں اس نسخہ کو نمونہ اور آئیڈیل کے طور پر رکھا۔ ❷

مسند حمیدی کے قدیمی قلمی نسخہ کے الفاظ:

اس قدیمی قلمی نسخہ ظاہریہ کی اس حدیث میں "یرفع رأسه من الرکوع" کے بعد "فلا یرفع" کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ صرف "ولا یرفع بین السجدتین" کے الفاظ ہیں، لیکن افسوس کہ اعظمی صاحب نے اس مذکورہ حدیث کے الفاظ میں جو خود ساختہ اضافہ نسخہ دیوبندیہ میں کیا گیا تھا اس کی گرفت کرنے کی بجائے اسے اسی طرح نقل کر دیا۔

---

❶ دیکھئے مسند الحميدي (مقدمه): ۱/ ۲، ۳، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمی

❷ دیکھئے مسند الحميدي (مقدمه) ۱/ ۴، ۱۹، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں تحریف:

واضح یہ ہوا کہ مسند حمیدی کی مذکورہ حدیث دراصل اثبات رفع الیدین کی تھی یہ متعصب عناصر کی سازش کا شکار ہوگئی جنہوں نے اس کا اصل حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا۔اس لیے یہ روایت ان اضافی رخودساختہ الفاظ کے ساتھ بیان کرنا حدیث نبوی سے خیانت ہے۔اللہ تعالیٰ میرے احناف بھائیوں کوحق پہچاننے اوراس پرعمل کرنے کی توفیق وہدایت نصیب فرمائے۔آمین۔

ذیل میں ہم اس حدیث مبارکہ کی تحریف شدہ عبارت (متن) اوراصلی، قدمی نسخہ کے مطابق صحیح اوراصل عبارت (متن) باحوالہ اور باسند درج کرتے ہیں تاکہ قارئین ان میں موجودفرق کوبخوبی جان لیں:

حدیث کی تحریف شدہ عبارت:

((حدثنا الحميدى قال حدثنا الزهرى قال اخبر نى سالم بن عبدالله عن ابيه قال رأيت رسول الله إذا افتتح الصّلوة رفع يديه حذ ومنكبيه، واذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين.)) ❶

”حمیدی نے کہا: ہمیں زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والدمحترم کے بارے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے، نہ ہی سجدوں کے درمیان کرتے۔“

حدیث کی اصل عبارت:

مسند حمیدی کا اصل قدیمی قلمی نسخہ جو دمشق میں احمد بن نصیر المقریؒ کا مکتوبہ ہے، اس میں یہ روایت اثبات رفع الیدین کی ہے۔جیسا کہ آپ نے پچھلی سطور میں پڑھا ہے۔

مسند حمیدی کے دمشق میں ہی شائع ہونے والے ایک اورمحققہ نسخہ میں اس حدیث کی عبارت اس طرح ہے:

❶ مسند الحميدي: ج: ٢، ص: ٢٧٧، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((حدثنا الحميدي قال حدثنا سفيان قال حدثنا الزهري قال أخبرني سالم بن عبدالله عن أبيه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة، رفع يديه حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع و بعد ما يرفع رأسه من الركوع، ولا يرفع بين السجدتين.)) ❶

''حمیدی نے کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم کے بارے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے۔''

فرق واضح ہے:

ان دو مختلف نسخوں سے ماخوذ حدیث کی عبارتوں میں فرق بالکل نمایاں ہے۔ ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اس کی سند میں زہری سے پہلے ''سفیان'' کا نام بھی چھوڑ دیا ہے۔

امام ابونعیم اصبہانی نے یہ حدیث اسی سند اور انہی الفاظ کے ساتھ (نسخہ ظاہریہ کے مطابق) بیان کر کے فرمایا: ''واللفظ للحمیدي'' یعنی ''یہی لفظ حمیدی کے ہیں'' اور اس روایت میں بھی ''فلا یرفع'' کے الفاظ موجود نہیں ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ الفاظ مسند حمیدی میں بھی نہیں تھے بلکہ خود بنا کر حدیث میں ٹھونس دیے گئے ہیں تاکہ اپنا مقصد پورا جائے۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث:

یہ حدیث امام ابونعیم رحمہ اللہ نے اس طرح بیان کی ہے:

((حدثنا سفيان بن عيينه حدثنا الزهري أخبرني سالم ابن عبدالله عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه خذو منكبيه و إذا اراد أن يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين" اللفظ للحميدي.))❷

---

❶ مسند الحميدي: ج: ١، ص: ٥١٥، تحقيق حسين سليم اسد

❷ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي نعيم الأصبهاني: ٢/ ١٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”سفیان بن عیینہ نے کہا کہ زہری نے ہمیں بیان کیا کہ سالم بن عبداللہ اپنے والد محترم کے بارے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے، یہی الفاظ حمیدی کے ہیں۔“

امام ابونعیم رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ ”اللفظ للحمیدی“ (یہ الفاظ حمیدی کے ہیں) اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مسند حمیدی میں بھی اس روایت کے الفاظ اثبات رفع الیدین کی دلیل تھے۔ لیکن افسوس کہ مسند حمیدی کی روایت کے الفاظ میں تحریف کر کے اسے رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنا دیا گیا۔

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تحریف کرنے والوں کی مکاری کا پردہ چاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حدیث کی حفاظت اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

مسند حمیدی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:

امام حمیدی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل بھی نقل کیا ہے کہ وہ رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے۔ ❶

گویا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کے بعد ان کا فعل نقل کر کے امام حمیدی اثبات رفع الیدین پر مہر ثبت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر امام حمیدی کی بیان کردہ روایت رفع الیدین کی نفی کی دلیل ہوتی تو امام صاحب اس کے بعد اس کی تائید میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اثبات رفع الیدین والا عمل کیوں بیان کرتے..؟

ثابت یہ ہوا کہ عدم رفع الیدین کی دلیل کے طور پر مسند ابی عوانہ اور مسند حمیدی کے حوالے سے پیش کردہ روایتیں دراصل اثبات رفع الیدین کی ہیں۔ جو کہ مسلکی تعصب اور حدیث دشمنی کی بنیاد پر علمی خیانت کا شکار ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

❶ مسند الحمیدي: ۲/۲۷۷، ۲۷۸ تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی کمر مبارک جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتی کہ آپ ﷺ کی کمر مبارک کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی'' ❶

جواب:

مذکورہ روایت کو امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے تشہد میں بیٹھنے کے باب کے تحت ذکر کیا ہے رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع کا ذکر کرنے کے لیے نہیں۔

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح بخاری میں مختصر اور دیگر کتب حدیث میں مفصل موجود ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز بیان کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کیا ہے۔ اور اس طریقہ نماز کی تقریباً دس صحابہ نے تصدیق بھی تھی۔

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت:

اب ہم سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہی روایت دیگر معتبر اور صحیح طرق کے مطابق بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کو معلوم ہو جائے کہ جس روایت کو صاحب تحریر نے رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کیا ہے وہ روایت دراصل رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہے۔ اور صاحب تحریر کی یہ جاہلانہ جسارت کا پردہ چاک ہو جائے کہ کس طرح سے نامکمل روایات و احادیث پیش کر کے عوام کو دھوکے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ (رفع الیدین) سے دور کرنے کی گئی ہے۔

''سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں جن میں

❶ بخاری شریف: ج ۱ ص ۱۱٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، دعویٰ کیا کہ میں تم سے زیادہ نبی پاک ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ تو صحابہ نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نہ تو ہم سے پہلے مسلمان ہوئے اور نہ ہم سے زیادہ نبی پاک ﷺ کے پاس رہے، تو پھر آپ ہم سے زیادہ کیسے جانتے ہیں؟ پھر صحابہ نے کہا کہ (اچھا ٹھیک ہے) بیان کرو! تو انہوں نے فرمایا: ''جب نبی پاک ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو:

((رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه .))

اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور

((فاذا أراد أن يركع رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه . . .))

''جب رکوع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کر کے اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے۔''

اور رکوع میں نہ سر زیادہ جھکاتے اور نہ ہی زیادہ بلند رکھتے۔ اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

اور جب "سمع الله لمن حمده" کہتے ''رفع یدیہ'' رفع الیدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہوجاتے .... پھر فرمایا:

((إذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة .))

''جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو پھر بھی کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت کرتے۔''

وہاں موجود تمام صحابہ نے ان کے اس عمل کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! واقعی نبی پاک ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❶

---

❶ دیکھئے: سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة(باب منه)،حديث: ٣٠٤، سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث: ٧٣٠، سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث: ٨٦٢۔ايضا باب إتمام الصلاة، حديث: ١٠٦١، سنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٢٤،حديث: ٢١٣٦، ايضا: ٢/ ٧٢، حديث: ٢٣٤٧، صحيح ابن حبان: ٥/ ١٨٢، حديث: ١٨٦٧۔ سنن دارمي: ١/ ٣٦١، حديث: ١٣٥٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط فہمی کا ازالہ:

بطور دلیل بیان کی گئی حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ والی صحیح بخاری کی حدیث میں رفع الیدین عندالرکوع کا ذکر نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ رفع الیدین کیا ہی نہیں تھا۔ عدم ذکر سے عدم وجود لازم نہیں آتا۔ اگر ایسا ہی مان لیا جائے کہ رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے لہٰذا رفع الیدین کیا ہی نہیں تو اس طرح اس حدیث میں ہاتھ باندھنے کا ذکر بھی نہیں ہے تو احناف اس حدیث کو پڑھ کر نماز میں ہاتھ باندھنا بھی چھوڑ دیں۔ اس حدیث میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے تو ساتھ میں یہ بھی ذکر ہے کہ "ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے" لیکن احناف اس بات پر تو عمل نہیں کرتے بلکہ ہاتھ کانوں کے برابر لے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے عدم رفع الیدین تو ثابت کر دینا چاہا لیکن مکمل حدیث پر عمل کرنے کی ہمت نہیں پڑی کہ اس حدیث میں تو آخری تشہد میں تورّک کرنے کا ذکر ہے جبکہ احناف تورّک کرنے کے قائل نہیں ہیں [1] کچھ حصے پر تو عمل کر لیا اور کچھ کو چھوڑ دیا؛ آخر کیوں؟

ناقص و ناتمام نماز...!

امام محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((من سمع هذا الحديث ثم لم يرفع يديه يعني إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع فصلاته ناقصة .)) [2]

"جس نے (ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ) کی یہ حدیث سن کر بھی رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہ کیا، اس کی نماز ناقص (ادھوری) ہے"

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں:

معزز قارئین! اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ نماز ناقص (نامکمل، ادھوری) پڑھنی ہے یا مکمل ......؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزِ قیامت آپ کے نامہ اعمال میں مکمل اور صحیح (مسنون) نمازیں ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناتے ہوئے رفع الیدین کر کے نماز ادا کریں۔

---

[1] حديث اور اهل حديث: ٤٥٤

[2] صحيح ابن خزيمة: ٢٩٨/١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی نظر میں

دلیل:

((عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت مع النبی ومع أبی بکر رضی اللہ عنہ ومع عمر رضی اللہ عنہ فلم یرفعوا ایدیھم إلا عندالتکبیرۃ الاولٰی فی افتتاح الصلوۃ .)) ❶

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکراور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی۔ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں۔''

محدث اسحٰق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں کہ''ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں''

جواب:

اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((محمد بن جابر عن حماد عن ابراھیم عن علقمه عن عبداللہ))

اس روایت کے بعد سنن الدارقطنی اور سنن البیہقی الکبریٰ میں ہے:''اس حدیث کو صرف محمد بن جابر نے بیان کیا ہے جو ضعیف ہے'' ❷

اس روایت کو علامہ طاہر پٹنوی رحمہ اللہ نے موضوع قرار دیا ہے۔ ❸

محمد بن جابر کی حقیقت:

اس کا نام محمد بن جابر بن یسار بن طلق الیمامی، ابوعبداللہ السحیمی ہے۔اس کا تعلق بنو حنیفہ قبیلے سے ہے۔اصلاً یہ یمامہ سے ہے پھر کوفہ میں آ گیا۔

---

❶ دارقطنی: ج۱ص۲۹۵۔ بیھقی: ج۲ ص۷۹

❷ سنن الدارقطنی: ۱/۲۹۵، حدیث: ۲۵۔ سنن الکبریٰ للبیھقی: ۲/۸۰، حدیث: ۲۳۶۷

❸ تذکرۃ الموضوعات: ص: ۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن جابر کہتا ہے: میں ایسی قوم کے پاس جھوٹ بیان کرتا ہوں جو نہ اسے جانتے ہوتے ہیں اور نہ ہی مجھ سے سوال ہی کرتے ہیں۔ ❶

امام احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ نے کہا محمد بن جابر ضعیف ہے۔عمرو بن علی رحمہ اللہ کہتے ہیں: کثیر الوہم اور متروک الحدیث ہے۔ ❷

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے محمد بن جابر ضعیف کہا ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں: محمد بن جابر منکر احادیث بیان کیا کرتا تھا۔ ❸

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن جابر منکر روایات بیان کیا کرتا تھا۔ ❹

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ قوی راوی نہیں تھا... منکر روایات بیان کرتا تھا۔ ❺

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((كان أعمى يلحق في كتبه ما ليس من حديثه .)) ❻

''یہ نابینا تھا اور اپنی کتاب میں وہ سب بھی ملا لیتا تھا جو اس کی حدیث میں نہ ہوتا۔''

ابوحاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہوگیا اور یہ روایات مختلط کردیا کرتا تھا۔ ❼

یہ روایت اسحٰق بن اسرائیل نے محمد بن جابر کا حافظہ خراب ہونے کے بعد سنی کیونکہ محمد بن جابر ۱۷۰ھ کے بعد فوت ہوا۔ ❽

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: اسحٰق بن اسرائیل ۱۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ❾

یعنی محمد بن جابر کی وفات کے وقت اسحٰق بن اسرائیل کی عمر کم وبیش بیس سال تھی۔ اس وقت محمد بن جابر کا حافظہ مختلط رخراب ہو چکا تھا۔

---

❶ الكامل في الضعفاء لابن عدی: ۱٤۷/٦

❷ الكامل في الضعفاء لابن عدی: ۱٤۸/٦۔تهذيب التهذيب: ۹/ ۷۸

❸ تهذيب الكمال للمزی: ۲٤/ ٥٦٦، ٥٦۷ ❹ الضعفاء الكبير للعقيلی: ٤/ ٤۱

❺ تهذيب الكمال للمزی: ۲٤/ ٥٦۷۔ الضعفاء الكبير للعقيلی: ٤/ ٤۱۔تهذيب التهذيب لابن حجر: ۹/ ۷۸

❻ المجروحين لابن حبان: ۲/ ۲۷۰۔تهذيب التهذيب: ۷۸/۹، ترجمه نمبر ۱۱٦

❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۹/ ۷۸، ترجمه نمبر ۱۱٦

❽ سير أعلام النبلاء للذهبي: ۲۳۸/۸ ❾ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱۹٦/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر چوری کا الزام:

یہی محمد بن جابر یمامی کہتا ہے: "سَرق أبو حنيفة كُتُب حماد منّي" ❶

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مجھ سے حماد بن ابی سلیمان کی کتابیں چوری کر لی تھیں۔"

اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت کا فیصلہ احناف کے ہاتھ میں ہے کہ اگر اس محمد بن جابر کی روایت کو رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کریں اور اس کے مطابق عمل کریں تو امام صاحب کے بارے کیا تصور قائم کریں گے؟ ہم تو امام صاحب رحمہ اللہ جیسے رفیع المرتبت انسان کے بارے ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے، کہنا تو درکنار ایسا سوچنا بھی ہمارا ضمیر گوارہ نہیں کر سکتا۔

بہر حال یہ بات حقیقت ہے کہ محمد بن جابر ضعیف اور کذاب راوی ہے۔ یہ حدیث ضعیف، موضوع اور منکر ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔

محدث اسحاق بن اسرائیل کا قول..؟

باقی رہی بات امام اسحٰق کے قول کی کہ وہ فرماتے ہیں: "ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں" جب حدیث ہی صحیح نہیں؛ تو اس کو اپنانا کیا...؟ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کے قول کی بنیاد تو یہی حدیث تھی اور یہ حدیث تو کسی طور بھی درست اور صحیح نہیں ہے۔

معزز قارئین! محمد بن جابر کی اس ضعیف روایت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے عمل کی روایات تو پہلے بھی بیان ہو چکی ہیں۔ اب ہم احادیث و آثار سے ثابت کریں گے کہ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے:

((قال عبدالله بن الزبير صليت خلف أبي بكر الصديق رضي الله عنه فكان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة و إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع . . رواته ثقات .)) ❷

"حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے (اپنے نانا) سیدنا ابوبکر

---

❶ الجرح و التعديل للرازي: ٨/٤٤٩، ترجمہ نمبر ٢٠٦٢

❷ سنن البيهقي الكبرى: ٢/٧٣، حديث: ٢٣٤٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا)'' اس روایت کے راوی ثقہ ہیں''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: رواتہ ثقات (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں) ❶

احناف کے معروف عالم مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی تحقیق سے شائع ہونے والی امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ کی مشہور زمانہ کتاب ''نصب الرایہ'' میں بھی اس روایت کے بارے لکھا ہے: رواتہ ثقات۔ (اس روایت کے راوی ثقہ ہیں) ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے:

احناف کے معروف عالم امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے:

((عن ابن عمر أن عمر كان يرفع يديه في الركوع و عندالرفع منه)) ❸

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے'' امام حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔''

خلاصۂ بحث یہ ہوا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

دلیل:

((عـن عـاصـم بن كليب عن أبيه أن عليا كان يرفع يديه فى أول تكبيره من الصلوة ثم لا يرفع بعد.)) ❹

''حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

---

❶ دیکھئے: تلخیص الحبیر: ۲۱۹/۱

❷ دیکھئے: نصب الرایہ: ۲۹۹/۱

❸ نصب الرأية للزيلعي: ۲۹۴/۱، تحقیق محمد یوسف بنوری

❹ شرح معانی الآثار للطحاوی: جلد ۱ صفحہ ۱۵۴، مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۱ ص ۲۳۶۔ موطا امام محمد: ج ۱ صفحہ ۱۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:

یہ روایت بھی سابقہ روایات کی طرح غیر معتبر اور ضعیف ہے۔اسے بہت سے علماء حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ ❶

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس اثر کا انکار کیا ہے۔ ❷

اس روایت کا راوی عاصم بن کلیب ہے اور امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس روایت کا دارومدار عاصم بن کلیب پر ہو وہ روایت قابل حجت نہیں۔ ❸

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور رفع الیدین:

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❹

حضرت علی رضی اللہ عنہ خود رفع الیدین کی حدیث کے راوی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

((عن علي بن أبی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أنه كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه و يصنع مثل ذلك إذاقرأ قرء ته وأراد أن يركع و يصنعه إذا فرغ من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته و هو قاعد و إذا قام من السجد تين رفع يديه كذلك و كبر .)) ❺

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اسی طرح جب قرأت سے فارغ ہوکر رکوع کرتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور بیٹھنے کی حالت میں رفع الیدین نہ کرتے اور دو رکعت پڑھ کر اٹھتے تو رفع الیدین کرتے۔“

---

❶ شرح الترمذی لابن سیدالناس، حوالہ حاشیہ جلاء العینین: ٤٨

❷ جزء رفع الیدین(مترجم): ٤٣ ❸ میزان الاعتدال: ٥/٢

❹ جزء رفع الیدین مع جلاء العینین: ٥٩، ٦٤

❺ سنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٧٤۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام من الثنتين۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة..، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع..۔ سنن الدارقطني: ١/ ٢٨٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جیسے محب رسول اور متبع سنت صحابی کے بارے میں یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کی روایات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان تو کریں لیکن خود عمل نہ کریں؟

دلیل:

حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کیا سوائے ابتداء نماز کے" ❶

جواب:

اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حدثنا یحیی بن آدم ...... عن الزبیر عن عدي عن ابراهیم عن الأسود قال)) اس سند میں ابراہیم نخعی ہے جو مدلس ہے۔ ❷

اور ابراہیم نے روایت "عن" کے الفاظ سے کی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((والمدلس إذا قال "عن" لا يحتج به إلا أن يثبت سماعه من جهة أخرى .)) ❸

"جب مدلس راوی روایت بیان کرتے وقت "عن" کہے تو اس سے دلیل نہیں لی جائے گی جب تک کہ دوسرے ذریعے سے اس کی سماعت کی تصریح نہ ہو جائے۔"

لہٰذا پیش کردہ دلیل (جناب اسود کی روایت) نا قابل حجت ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس روایت کے بارے امام حاکم" فرماتے ہیں:

((ان هذه رواية شاذة لا تقوم بها حجة ولا تعارض بها الأخبار الصحيحة عن طاؤس بن كيسان عن ابن عمر ان عمر كان يرفع يديه في الركوع و عند الرفع منه .)) ❹

---

❶ مصنف ابن أبی شیبه : ج ۱، ص ۲۳۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی : ج ۱ ص ۱۵٦

❷ التبيين لأسماء المدلسين، للحلبي : ص : ٤١، ترجمه نمبر ۲

❸ شرح نووی علی صحیح مسلم : ۱/ ۱۷٥

❹ نصب الراية، للزيلعي : ۱/ ۲۹٤، تحقیق محمد یوسف البنوري

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ روایت شاذ ہے لہٰذا اس سے دلیل نہیں لی جا سکتی اور یہ روایت صحیح احادیث جو کہ طاؤس بن کیسان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہیں کہ "حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے" کا معارضہ نہیں کر سکتی۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد محترم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع الیدین کرنے کی روایت بھی بیان کی اور خود انہیں بھی رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور رفع الیدین کا حکم نبوی:

ذیل میں ہم ایک صحیح روایت پیش کرتے ہیں کہ جس سے دو باتیں واضح ہوں گی:

1۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

((عموماً کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا اس لیے رفع الیدین کرنا ضروری نہیں))

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمہیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے کندھوں تک رفع الیدین کیا اور تکبیر تحریمہ کہی پھر رفع الیدین کیا اور رکوع کیا اور اسی طرح (رفع الیدین) کیا جب رکوع سے اٹھے تو لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❷

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور رفع الیدین:

مذکورہ صحیح روایات و آثار سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہم تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت اور

---

❶ سنن الکبری للبیهقي: ۲/ ۷٤

❷ نصب الرایة، للزیلعي: ۱/ ۲۹٦، تحقیق محمد یوسف البنوري "رجال اسناده معروفون"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے:

((روی هذه السنة عن ابی بکر و عمر و عثمان و علی و غیرهم.)) ❶

''حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے یہ سنت (رفع الیدین) ثابت ہے۔''

❶ نصب الرایة، للزیلعی: ۲۹٦/۱، تحقیق محمد یوسف البنوري

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں

دلیل:

((عن ابراهيم نخعي عن عبدالله بن مسعود انه كان يرفع يديه في أول ما يستفتح ثم لا يرفعهما .)) ❶

"حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔"

جواب:

اس روایت کی سند مصنف ابن ابی شیبہ میں اس طرح ہے:

((حدثنا وكيع عن مسعر عن أبي معشر عن ابراهيم عن عبدالله))

یہ روایت بھی ابراہیم نخعی نے "عن" کے ساتھ بیان کی ہے جو کہ ابراہیم کے مدلس ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے۔

ابراہیم نخعی کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات......؟

ابراہیم نخعی کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات بھی نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۲ یا ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ ❷

اور ابراہیم نخعی ۴۷ ہجری کے بعد پیدا ہوئے۔ ❸

لہٰذا یہ سند منقطع اور غیر معتبر ہے۔

ابراہیم نخعی کی ناقابل قبول روایات:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ابراہیم جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مرسل روایت

❶ مصنف ابن ابی شیبة: ج ۱ ص ۲۳٦، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ۱ ص ۱۵٦۔ مصنف عبدالرزاق: جلد ۲ صفحه ۷۱

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ۲۵، ترجمه نمبر ٤۳

❸ تهذيب التهذيب لابن حجر ٦/ ۱۵۵، ترجمه نمبر ٤۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کریں تو قابل قبول نہیں ہوگی۔ ❶

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ابراہیم نخعی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرے تو قابل قبول نہیں ہوگی کیونکہ اس کی ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ❷

دلیل:

((عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى.)) ❸

"حضرت مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر نماز کی پہلی تکبیر میں۔"

جواب:

اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((......ابوبكربن عياش عن حصين عن مجاهدعن ابن عمر))

اس روایت کی سند باطل ہے:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سند باطل ہے:

((ابوبكربن عياش عن حصين عن مجاهدعن ابن عمرؓ وهو باطل.)) ❹

"اور اس میں ابوبکر بن عیاش مجروح راوی ہے۔ اس کی تعدیل کم اور اس پر جرح زیادہ کی گئی ہے، اسے اکثر ائمہ نے کثیر الغلط سیئ الحفظ وہمی اور ضعیف قرار دیا ہے۔" ❺

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ابوبکر بن عیاش کی روایات صحیح بخاری میں بھی تو موجود ہیں؟

---

❶ میزان الاعتدال: ١/ ٧٥، ترجمہ نمبر ٢٥٢

❷ الأم للشافعي: ١/ ١٠٥

❸ شرح معاني الآثار للطحاوي۔ نیز اس کے ہم معنی روایت مصنف ابن ابی شیبة: ج ١ ص ٢٣٧۔ موطا امام محمد: ص ٩٠۔ معرفة السنن والآثار: ج ص ٤٢٥ پر بھی موجود ھے۔

❹ مسائل الامام أحمد بن حنبل رواية اسحق بن ابراهيم بن هانئ النيسابوري: ١/ ٥٠

❺ تهذيب التهذيب: ١٢/ ٣٨۔٣٩، ترجمہ نمبر: ١٥١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے جواب میں ہم گزارش کریں گے کہ صحیح بخاری میں اس کی روایات اصول میں نہیں بلکہ متابعات میں ہیں۔ ❶

سنتا جا......شرماتا جا......!

ابوبکر بن عیاش کی روایت دلیل کے طور پر پیش کرنے سے پہلے یہ بات جان لینی چاہیے کہ اسی ابوبکر بن عیاش نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے لیے انتہا درجہ ذلت آمیز الفاظ میں بددعا کی ہے۔ وہ الفاظ ہم امام صاحب کی جلالت اور عظمت کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کریں گے اور نہ ہی ہمارا ضمیر محترم امام صاحب رحمہ اللہ کے بارے ایسا سوچنے کی اجازت دیتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت و احترام کے حوالے سے ہمارا موقف شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے الفاظ سے سمجھا جاسکتا ہے جو انہوں نے فیصل آباد کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہے تھے:

> ''حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہاء میں انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام رکھتے ہیں۔ اور جو شخص ان کی شان میں کسی قسم کی تنقیص کرتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اہل حدیث تو بڑی بات ہے' مسلمان بھی نہیں۔'' ❷

میرے احناف بھائی اگر ابوبکر بن عیاش کے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے لیے بددعا والے الفاظ دیکھنا اور پڑھنا چاہیں تو ''تاریخ بغداد'': جلد ۱۳، صفحہ ۴۳۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کی کتاب ''السنۃ'' کی جلد اول، صفحہ نمبر: ۲۲۲، مطبوعہ دار ابن القیم، الدمام، پر دیکھ لیں۔

اپنے مطلب کے لیے امام صاحب کے گستاخ کی روایت پیش کرتے ہوئے تھوڑی سی شرم کرنی چاہیے تھی۔

---

❶ ھدی الساری لابن حجر: ص ٤٥٦

❷ اگرچہ ان الفاظ میں حد درجہ مبالغہ نمایاں ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عقیدت اور احترام کو ہمارے دلوں میں سے جانچنے اور ناپنے کے لیے بہترین پیمانہ اور عقیدت و محبت کے اظہار کی انتہاء ہے۔ اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائیں۔ ان کی حسنات کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے حنفی بھائیو!..اب کیا کرو گے..؟

اگر ابوبکر بن عیاش کی روایت رفع الیدین کی نفی میں پیش کرنی ہے تو اس کی بددعا کا کیا کریں گے؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے گستاخ اور امام صاحب کے لیے بددعا کرنے والے کی روایت تو پیش کر دی لیکن اس کے بددعا والے کلمات کا کیا کرو گے....؟ اگر یہ صحیح راوی ہے تو اس کے ان الفاظ کا بھی کوئی حل تلاش کریں.....؟؟؟

مختصر بات یہ ہے کہ رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کی جانے والی روایت بالکل باطل اور غیر معتبر ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور رفع الیدین:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو خود رفع الیدین کرنے کی احادیث کے راوی ہیں، اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھی پھر اس عمل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل قرار دیا۔

((أن ابن عمر رضی اللہ عنہ كان إذا دخل في الصلاة كبر و رفع يديه و إذا ركع رفع يديه و إذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه و إذا قام من الركعتين رفع يديه- و رفع ذلك ابن عمر إلى النبي صلى الله عليه وسلم .)) ❶

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے، جب ''سمع الله لمن حمده'' کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کنکر مارنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر کسی کو دیکھتے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی مقام پر یعنی رکوع

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث ٧٠٦- سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: ٧٤١- صحيح ابن خزيمة: ١/ ٢٩٤، حديث: ٥٨٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا تو آپ رضی اللہ عنہما اس کو کنکر مارتے تا کہ اسے احساس ہو کہ رفع الیدین نہ کرنے کی وجہ سے مجھ پر غصے کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جائے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ قبل الرکوع و بعد الرکوع بھی رفع الیدین کرنا مسنون اور ضروری ہے۔ علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں:

((کان إذا رأى رجلا لا يرفع يديه إذا ركع وإذا رفع ؛ رماه بالحصى .))❶

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ اس نے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کیا تو آپ اس کو کنکر مارتے"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کا حکم دیتے:

یہ تو ہم جان چکے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ بلکہ جو انسان نماز میں رفع الیدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کرتا اور اس کے بعد والے مقامات پر نہیں کرتا تھا آپ رضی اللہ عنہما اسے کنکر مارتے تھے۔ ایک اہم بات جسے ہم یہاں بیان کرنے والے ہیں وہ یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین کرنے کا باقاعدہ حکم بھی دیا کرتے تھے۔

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں:

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارتے اور رفع الیدین کرنے کا حکم بھی دیتے۔"❷

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے یہ کہنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع الیدین کرتے تھے بعد میں کسی مقام پر نہیں کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو رفع الیدین کی مرکزی روایت کے راوی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہما تو رفع الیدین کا حکم دیا کرتے تھے اور صرف تکبیر تحریمہ پر رفع الیدین کر کے بعد میں نہ کرنے والوں کو کنکر مارا کرتے تھے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما لوگوں کو حکم تو دیں اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنے والوں کو سزا بھی دیں لیکن خود ان مقامات پر رفع الیدین نہ کریں..؟

❶ التمهيد لابن عبدالبر: ٩/ ٢٢٤ـ عون المعبود: ٢/ ٢٨٩ ❷ التمهيد لابن عبدالبر: ٩/ ٢٢٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراضات کے جوابات

رفع الیدین کی نفی میں چند (ضعیف) احادیث پیش کرنے کے بعد کچھ اعتراضات کیے ہیں۔ ذیل میں ہم ان اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں۔

اعتراضات:

یہ نمونے کے طور پر چند احادیث پیش کی گئی ہیں۔ان کے علاوہ اور بہت سی روایات ہیں جن میں رفع یدین نہ کرنا ثابت ہوتا ہے۔

نیز صحابہ کے علاوہ بیشمار تابعین کا اسی پر عمل ہے۔جن میں چند یہ ہیں۔ابواسحاق، امام شعبی، ابراہیم نخعی، اسود بن یزید، علقمہ، قیس بن ابی حازم، خثیمہ، سفیان ثوری، اسحاق بن اسرائیل، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ﷭۔ نیز ائمہ اربعہ میں سے جو بڑے امام ہیں۔یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ اور سیدنا امام مالکؒ مدینہ کے امام؛ وہ بھی ترک رفع یدین کے قائل تھے۔

مشہور روایت کے مطابق امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک رفع یدین مستحب ہے۔یعنی اگر کوئی آدمی ساری زندگی رفع یدین نہ کرے تو اس کی نماز جائز ہے۔اس کے برعکس غیر مقلدین کے نزدیک رفع الیدین فرض ہے نہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔ ❶

جوابات:

نمونے کے طور پر پیش کی جانے والی احادیث کی حقیقت تو آپ جان چکے اور یہ بھی جان چکے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رفع الیدین کیا کرتے تھے۔رفع الیدین کی نفی کسی بھی صحیح روایت میں منقول نہیں ہے۔

باقی رہا معاملہ ان ائمہ کرام ﷭ کا؛ جن کے نام دلیل کے تحت ذکر کیے گئے ہیں، کہ ان سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ثابت ہے تو پھر ائمہ سے ثابت ہو یا نہ ہو

---

❶ تلاش حق: ص ۷۲،۷۳۔ شرح مسلم للنووی: ج ۱ ص ۱۶۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے ۔ کیونکہ عمل نبی کی شریعت اور فرمودات و سنن پر کرنا ہے ائمہ کرام کے طریقوں پر نہیں۔

بالخصوص ائمہ اربعہ کے بارے کہا گیا ہے کہ ان میں بڑے امام یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ بھی ترک رفع الیدین کے قائل تھے۔امام شافعی رحمہ اللہ اورامام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین کرنا مستحب ہے۔ یعنی اگر کوئی آدمی ساری زندگی رفع الیدین نہ کرے تو اس کی نماز جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ باقی تینوں ائمہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

امام مالک اور رفع الیدین:

امام مالک رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أنه كان يرفع يديه إذا أحرم وإذا ركع وإذارفع من الركوع على حديث ابن عمر .))❶

”امام مالک رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق تکبیر تحریمہ کہتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“

امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک رفع الیدین کرنا مستحب نہیں بلکہ ضروری ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام شافعی رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی روایت کے بعد فرماتے ہیں:

((وقد روى هذا سوى ابن عمر اثنا عشر رجلا عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم .))❷

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی بارہ افراد نے یہ سنت بیان کی ہے“

امام شافعی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((وبهذا نقول فنأمر كل مصل إماما أو مأموما أو منفردا رجلا أو امرأة أن يرفع يديه إذا افتتح الصلاة و إذا كبر للركوع وإذا رفع رأسه من الركوع .))❸

❶ الاستذکار لابن عبدالبر: ١/ ٤٠٨ ❷ الام: ١/ ١٠٤ ❸ الام: ١/ ١٠٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”ہمارا یہی مذہب ہے اور ہم ہر نمازی کو؛ خواہ وہ امام ہو یا مقتدی، اکیلا مرد ہو یا عورت، سب کو حکم دیتے ہیں کہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کریں“

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ ایک قول ان الفاظ کے ساتھ بھی ذکر کیا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کسی شخص کے لیے رفع الیدین کا ترک کرنا حلال نہیں۔“ ❶

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے اس پر حاشیہ رقم کرتے ہوئے لکھا ہے:

”یہ بات اس امر کا واضح ثبوت اور دلیل ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رفع الیدین کو واجب سمجھتے تھے۔“

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی گواہی:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح تراجم ابواب بخاری میں ”باب رفع الیدین اذا کبر واذارکع واذا رفع“ کی شرح میں لکھتے ہیں:

”انہی مقامات پر رفع الیدین کرنے کی امام شافعی رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی اور آپکے اصحاب (شاگردوں، پیروکاروں) نے آپ کی اس وصیت کو یاد رکھا اور یہی مسلک اپنایا جب ان کے پاس یہ حدیث (ابن عمر رضی اللہ عنہ والی رفع الیدین کرنے کی) پہنچی“

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور آپ کے پیروکار رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام احمد رحمہ اللہ رفع الیدین کے قائل اور فاعل تھے اسی لیے آپ نے فرمایا:

”رفع الیدین نہ کرنے والے کی نماز ناقص ہوتی ہے“ ❷

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ حضرات ناقص نماز پڑھنا پسند کریں گے یا مکمل؟

---

❶ طبقات الشافعية الكبرى للسبكي : ٢٤٢/١

❷ جلاء العينين : ٢٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذی رحمہ اللہ کی گواہی:

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی (رفع الیدین کرنے کی) حدیث بیان کرکے فرماتے ہیں:

((وبه يقول مالك ومعمر والاوزاعي وعبدالله بن المبارك والشافعي و احمد واسحق .))❶

''امام مالک، معمر، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔''

تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ فقہ کے مشہور ائمہ کرام سے بھی رفع الیدین کی نفی ثابت نہیں، بلکہ وہ خود رفع الیدین کرنے کے قائل تھے اور کرتے بھی تھے۔

ہماری نجات اور کامیابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حدیث پر عمل کرنے میں ہے۔ اس لیے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنا چاہیے۔

❶ سنن الترمذی: ابواب الصلاۃ، ما جاء فی رفع الیدین عندالرکوع، تحت حدیث: ۲۵۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات کے جوابات

معزز قارئین! صاحب تحریر (حنفی) نے یہاں چند سوالات کیے ہیں۔ اور ان کے جوابات کا مطالبہ کیا ہے، ذیل میں ہم ان سوالوں کے جوابات پیش کرتے ہیں: (الـلــه الموفق والمستعان)

سوال:

اہل حدیث حضرات نماز کے شروع میں، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین کرتے ہیں۔ سادہ سنی مسلمانوں کو جب رفع الیدین کی دعوت دیتے ہیں تو دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سینکڑوں صحیح احادیث ہیں۔

برائے مہربانی ان سینکڑوں احادیث میں سے پانچ یا چھ صحیح احادیث مختلف صحابہ کرام سے الگ الگ سند کے ساتھ نقل فرما دیں تا کہ سینکڑوں احادیث کے دعوی کی حقیقت آشکار ہو سکے۔

جواب:

صاحب تحریر کا یہ مطالبہ ہی غلط ہے کہ پانچ یا چھ احادیث بیان کرو؛ کیا ایک صحیح حدیث عمل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے؟ یہ مطالبہ محض سنت کا انکار کرنے کے لیے ایک حیلہ ہے۔ کیا احناف ایک صحیح حدیث کو عمل کرنے کے لیے کافی نہیں سمجھتے؟

اہل ایمان کا شیوہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کا فرمان کسی بھی کام اور عمل کے بارے مل جائے تو اسے دل و جان سے قبول کرے۔ لیکن یہ تحقیق اور تصدیق بھی کرنا ضروری ہے کہ کیا یہ واقعی نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے؟ کیا آپ نے واقعی اس کام کا حکم دیا ہے؟ کیا واقعی یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے؟ اس کے رواۃ، طرق اسناد اور اس کی ہم تک تبلیغ کے ذرائع معتبر اور صحیح ہیں؟ اگر کسی بات کی تصدیق ہو جائے کہ یہ واقعی نبی اکرم ﷺ کا فرمان، آپ کا عمل یا حکم ہے تو اسے بلا حیل و حجت تسلیم کرنا چاہیے۔ چاہے ایک ہی حدیث ہو۔

یہ مطالبہ کرنا کہ اگر اس کام کی پانچ حدیثیں ملیں گی تو ہم اس پر عمل کریں گے...... ورنہ انکار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے...... اگر اس حدیث کو بیان کرنے والا صحابی فلاں فلاں ہوگا تو ہم اس حدیث پر عمل کریں گے...... ورنہ نہیں ...... اگر فلاں عمل کے تمام ارکان و اجزاء ایک ہی حدیث میں بیان شدہ ملتے ہیں تو ہمیں بتاؤ، ہم عمل کریں گے...... ورنہ نہیں۔ یہ ایک عجیب اور جدید جاہلانہ مطالبہ ہے۔

بہر حال صاحب تحریر کے مطالبہ پر چند صحیح احادیث پیش خدمت ہیں جو کہ مختلف صحابہ سے الگ الگ اسناد کے ساتھ مروی ہیں۔

پہلی حدیث:

((حدثنا عياش قال حدثنا عبدالأعلى قال حدثنا عبيد الله عن نافع أن ابن عمر كان إذا دخل في الصلاة كبر و رفع يديه و إذا ركع رفع يديه و إذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه و إذا قام من الركعتين رفع يديه۔ و رفع ذلك ابن عمر إلى النبي ﷺ))❶

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اور دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کیا۔ اور اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع بیان کیا۔''

یہ حدیث بہت سی اسناد سے مروی ہے۔ اس کو امام ابن حزم، امام سیوطی، مجدالدین فیروز آبادی، حافظ ابن حجر اور امام عراقی رحمہم اللہ نے متواتر قرار دیا ہے۔ اور متواتر حدیث کے نسخ کے لیے اس کی ہم پلہ (متواتر) دلیل ہونی چاہیے کیونکہ فقہ حنفی کے مطابق ظنی دلائل سے متواتر دلیل منسوخ نہیں ہو سکتی۔ نہ جانے حنفی بھائی اپنے ہی بنائے ہوئے اصول فقہ کیوں نہیں پڑھتے؟

دوسری حدیث:

((حدثنا الحسن بن علي ثنا سليمان بن داؤد الهاشمي أخبرنا عبدالرحمن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبدالله بن

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، حديث ٧٠٦۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: ٧٤١۔ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٢٩٤، حديث: ٥٨٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل بن ربيعة بن الحارث بن عبدالمطلب عن عبدالرحمن بن الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب عن رسول الله ﷺ أنه كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه و يصنع مثل ذلك إذا قضى قراء ته و إذا أراد أن يركع و يصنع إذا رفع من الركوع و لا يرفع يديه في شئ من صلاته وهو قاعدا إذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر)) ❶

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب قرأت پوری کر کے رکوع جانے لگتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے، اور نماز میں بیٹھے ہونے کی حالت میں رفع الیدین نہ کرتے، جب دو رکعات سے اٹھتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے......''

تیسری حدیث:

((أنا أبوطاهر نا أبوبكر نا أبوزهير عبدالمجيد بن إبراهيم المصري نا شعيب ـ يعني ابن يحيى التجيبي ـ أخبرنا يحيى بن أيوب عن ابن جريج عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبدالرحمن بن الحارث أنه سمع أبا هريرة يقول: كان رسول الله إذا افتتح الصلاة كبر ثم جعل يديه حذو منكبيه و إذا ركع فعل مثل ذلك و إذا سجد فعل مثل ذلك و لا يفعله حين يرفع رأسه من السجود و إذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك .)) ❷

---

❶ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة، ح: ٧٦١ـ أيضا باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام من الثنتين، ح: ٧٤٤ـ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، ح: ٣٤٢٣ـ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، ح: ٨٦٤ـ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٢٩٤، ح: ٥٨٤ـ مسند أحمد بن حنبل: ١/ ٩٣، ح: ٧١٧ـ سنن الدارقطني: ١/ ٢٨٧

❷ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٣٤٤، حديث: ٦٩٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے تو اس وقت بھی اسی طرح (رفع الیدین) کرتے، اور جب سجدہ کرنے لگتے تو اسی طرح کرتے اور جب سجدوں میں سر اٹھاتے تب ایسا نہ کرتے، اور جب دو رکعات سے اٹھتے تب بھی اسی طرح کرتے۔“

چوتھی حدیث:

((حدثنا أحمد بن حنبل حدثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد؛ ح وحدثنا مسدد حدثنا يحيى وهذا حديث أحمد قال أخبرنا عبد الحميد يعني ابن جعفر أخبرني محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت أبا حميد الساعدي في عشرة من أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم منهم أبو قتادة قال أبو حميد أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فلم؟ فوالله ماكنت بأكثرنا له تبعا ولا أقدمنا له صحبة قال بلى قالوا فاعرض قال: ان رسول الله إذا قام إلى الصلاة يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر . . . ثم يقرأ ثم يكبر فيرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يركع . . ثم يرفع رأسه فيقول سمع الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه معتدلا ثم يقول الله أكبر ثم يهوي إلى الأرض . . ثم إذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه . . .))[1]

”محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس

---

[1] سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث: ٧٣٠۔ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)، حديث: ٣٠٤۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث: ٨٦٢۔ ايضا باب إتمام الصلاة، حديث: ١٠٦١۔ سنن دارمی: ١/ ٣٦١، حديث: ١٣٥٦۔ صحيح ابن حبان: ٥/ ١٨٢، حديث: ١٨٦٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کی موجودگی میں؛ جن میں جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کہتے سنا رسول اللہ ﷺ کی نماز کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ دیگر صحابہ نے کہا: وہ کیسے؛ جبکہ آپ ہم سے پہلے مسلمان ہوئے نہ ہم سے زیادہ صحبت نبوی میں رہے؟ جناب ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! یہ بات درست ہے۔ ان صحابہ نے کہا: اچھا پھر پیش کریں۔ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کر کے اللہ اکبر کہتے ......پھر قرأت کرتے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کرتے پھر رکوع کرتے...... پھر (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے اور ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے پھر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور سجدے کے لیے زمین کی طرف جھک جاتے...پھر جب دو رکعات سے اٹھتے تب اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔''

یہ مختلف اسناد کے ساتھ مختلف صحابہ کرام سے مروی صحیح احادیث ہیں جن میں یہ واضح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دو رکعتوں سے اٹھ کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے۔

نیت صاف اور سنت پر عمل کا ارادہ ہو تو ایک ہی صحیح حدیث کافی ہوتی ہے۔ بقول شاعر:

عاقل کو بس ایک حرف ہے تحقیق کا کافی
نادان کو کافی نہیں دفتر کا اثالہ

سوال:

رفع الیدین رسول اللہ ﷺ اخیر عمر تک کرتے رہے کوئی ایک صحیح حدیث پیش کریں؟

جواب:

یہ سچ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اخیر عمر تک رفع الیدین کرتے رہے۔ دلیل کے طور پر ذیل میں ہم چند صحیح احادیث پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

حدیث مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ:

نبی اکرم ﷺ کی عمر کے آخری ایام میں اسلام قبول کرنے والے صحابی حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی عمر کے آخری ایام میں آپ ﷺ کی اقتدا میں پڑھی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر فرمایا ہے جو کہ نبی اکرم ﷺ کے اخیر عمر میں بھی رفع الیدین کرنے کی واضح دلیل ہے۔

((عن أبي قلابة أنه رأى مالك ابن الحويرث إذا صلى كبر و رفع يديه وإذا أراد أن يركع رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع رفع يديه و حدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع هكذا.)) ❶

''ابو قلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تب اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا، جب رکوع کرنے لگے تب بھی رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔''

حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ:

نبی اکرم ﷺ کی عمر کے آخری ایام میں اسلام قبول کرنے والے ایک اور صحابی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((عن وائل بن حجر أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر (وصف همام حيال أذنيه) ثم التحف بثوبه ثم وضع يده اليمنى على اليسرى فلما أراد أن يركع أخرج يديه من الثوب ثم رفعهما ثم كبر فركع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فلما سجد سجد بين كفيه.)) ❷

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز میں داخل ہوئے تب آپ نے اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا، (ہمام نے بیان کیا کہ کانوں تک رفع الیدین کیا) پھر کپڑا لپیٹ لیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ

❶ صحيح بخاري: كتاب صفة الصلاة، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع و إذا رفع۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين۔ حديث: ۳۹۱

❷ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى... حديث: ۴۰۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ جب رکوع کرنے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں سے نکالے اور رفع الیدین کیا؛ اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا۔ جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا (رکوع سے سر اٹھایا) تب رفع الیدین کیا۔ جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔"

((عن وائل بن حجر قال: قلت لأنظرن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي، فقام فاستقبل القبلة فرفع يديه حتى حاذتا أذنيه، فلما ركع رفعهما مثل ذلك فلما رفع رأسه من الركوع رفعهما مثل ذلك .))❶

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فیصلہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں کہ آپ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے، جب رکوع کیا تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے۔"

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مالك بن الحويرث ووائل بن حجر ممن صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم آخر عمره فروايتهما الرفع عند الركوع و الرفع منه دليل على بقائه و بطلان دعوى نسخه .))❷

"حضرت مالک بن حویرث اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور یہ دونوں صحابی رفع الیدین کے قائل ہیں ان دونوں کا رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین کرنا اس بات کا بین ثبوت

❶ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، حديث: ٨٦٧۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث: ٧٢٦

❷ حاشية السندي على النسائي: ٢/ ١٢٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دلیل ہے کہ رفع الیدین منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے۔‘‘

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو واضح الفاظ میں بیان فرمادیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تاحیات رفع الیدین کرتے رہے۔ ابوعبدالجبار مُعَّج فرماتے ہیں:

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھاؤں گا اس میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ اور فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی؛ (ابوعبدالجبار فرماتے ہیں) میں مشاہدہ کرنے کے لیے ان کی دائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے نماز کی ابتداء کی، اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر رکوع کیا، اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کیا اور اللہ اکبر کہا حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز تھی حتی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔‘‘ ❶

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گواہی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو سب سے زیادہ قریب سے دیکھنے والے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز ادا کی ہے۔

جناب عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ نمازِ ظہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں کچھ بہتری محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں دو صحابہ (سیدنا عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما) کے کندھوں کا سہارا لے کر

❶ المعجم لابن الاعرابی: ۲۲۶/۱، ح: ۱٤۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہیں محسوس ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، تو انہوں نے مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مصلیٰ امامت پر ہی رہنے کے لیے کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو صحابہ سے فرمایا:

((اجلساني إلى جنبه ، فاجلساه إلى جنب أبي بكر قال فجعل أبوبكر يصلي وهو يأتم بصلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم والناس بصلاة أبي بكر رضی اللہ عنہ .)) ❶

''مجھے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں بٹھا دو۔ تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور تمام لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حد تک قریب سے نماز پڑھتے دیکھنے والے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور اسی بنا پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خود بھی ان مقامات پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

اب تو کسی کو اس سنت کے دائمی، تاحیات اور غیر منسوخ ہونے میں شک نہیں ہونا چاہیے۔

آخری حدیث:

آخر میں ہم ایک مفصل اور واضح ترین روایت پیش کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات خوب واضح ہوتی ہے کہ رفع الیدین کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ رفع الیدین کرنا منسوخ نہیں ہوا۔ اور صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین کرتے رہے۔

((قال أبو إسماعيل محمد بن إسماعيل السلمي: صليت خلف أبي النعمان محمد بن الفضل فرفع يديه حين افتتح الصلاة و حين ركع و حين رفع رأسه من الركوع فسألته عن ذلك فقال

❶ صحيح البخاری: كتاب الجماعة والإمامة، باب إنما جعل الإمام ليوتم به: ٦٨٧۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر: ٤١٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/٧٣، حديث: ٢٣٤٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صليت خلف حماد بن زيد فرفع يديه حين افتتح الصلاة و حين ركع و حين رفع رأسه من الركوع فسألته فقال رأيت عطاء بن أبي رباح يرفع يديه إذا افتتح الصلاة و إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع فسألته فقال صليت خلف عبدالله بن الزبير فكان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع فسألته فقال عبدالله بن الزبير صليت خلف أبي بكر الصديق رضى الله عنه فكان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع و قال أبو بكر صليت خلف رسول الله ﷺ فكان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع" رواته ثقات .)) ❶

"ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل السلمی کہتے ہیں: میں نے ابونعمان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے جب نماز شروع کی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب رفع الیدین کیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے جب نماز شروع کی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب رفع الیدین کیا۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عطاء بن ابی رباح کو دیکھا کہ انہوں نے جب نماز شروع کی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب رفع الیدین کیا۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب رفع الیدین کرتے۔ میں نے

❶ سنن البيهقي الكبرى: ۷۳/۲، حديث: ۲۳۴۹۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: رواته ثقات دیکھئے: تلخيص الحبير: ۲۱۹/۱۔ احناف کے معروف عالم مولانا محمد یوسف البنوری کی تحقیق سے شائع ہونے والی کتاب "نصب الرايه" میں بھی اس روایت کے بارے لکھا ہے: رواته ثقات۔ دیکھئے: نصب الرايه: ۲۹۹/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ جب نماز شروع کرتے، رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب رفع الیدین کرتے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے رفع الیدین کیا کرتے تھے) اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔"

غور کریں:

معزز قارئین! مذکورہ احادیث کو اگر بغور پڑھیں تو ایک بات سمجھ میں آتی ہے کہ تبع تابعی بیان کرتا ہے میں نے تابعی کو رفع الیدین کرتے دیکھا، تابعی بیان کرتا ہے میں نے صحابی کو رفع الیدین کرتے دیکھا اور صحابی بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے دیکھا۔

ذرا غور کریں کہ اگر رفع الیدین کرنا منسوخ یا ممنوع ہوگیا ہوتا تو صحابہ نہ کرتے اور اگر صحابہ نہ کرتے تو تابعین بھی نہ کرتے اور اگر تابعین نہ کرتے تو تبع تابعین بھی نہ کرتے۔ یہ سارا سلسلہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ رفع الیدین کرنے کا عمل متواتر اور مسلسل ہے۔

اہل الحدیث کا موقف:

رفع الیدین کا عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بعد بھی جاری و ساری رہا اسی لیے ہمارا (اہل الحدیث) کا یہ مسلک اور موقف ہے کہ رفع الیدین کرنا سنت متواترہ ہے۔ یہ منسوخ ہے نہ ممنوع، اس پر تا حیات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کر کے نماز پڑھا کرتے تھے حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔

اس لیے اہل الحدیث کا یہ موقف ہے کہ جس نے رفع الیدین نہ کیا اس نے سنت رسول کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ اپنی نماز کو بھی بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے شرف سے محروم رکھا۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہیے کہ کوئی بھی عمل جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نہ ہوگا وہ کبھی بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدارا! اپنی نمازیں سنت نبوی کے مطابق بنائیں تاکہ بارگاہ الٰہی میں مقبول و منظور ہوں اور روزِ قیامت نماز کے سوال میں کامیابی حاصل ہو۔ کیونکہ قیامت کے روز سب سے پہلے سوال نماز ہی کا ہوگا اور جو اس سوال میں کامیاب ہوگیا درحقیقت وہی کامیاب ہوگا۔ اگر نمازوں کی کثیر تعداد تو نامۂ اعمال میں موجود ہوئی لیکن وہ نمازیں رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نہ ہوئیں تو نماز کے حساب میں ناکامی یقینی ہو جائے گی۔ اس لیے اپنی نمازیں مسنون طریقے کے مطابق ادا کریں۔ اللہ ہمیں ہدایت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال:

عشرہ مبشرہ (خلفائے راشدین کے علاوہ) سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم وغیرہ سے رفع الیدین کی ایک صحیح حدیث پیش کریں۔

جواب:

دین کے ہر معاملے میں اگر یہ کہا جائے کہ اس کے متعلق ہر ایک صحابی سے یا عشرہ مبشرہ تمام اصحاب سے یا جس صحابی کا نام ہم لیں؛ اس سے روایت ثابت کرو؛ تب ہم مانیں گے؛ تو اس طرح دین کے کتنے ہی معاملات نامکمل، غیر معمول بہ بلکہ ختم ہو کر رہ جائیں گے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ (رفع الیدین کرنا) ایسی سنت ہے جس پر عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بھی اکابر صحابہ کا عمل تھا'' ❶

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن اور حمید بن ہلال نے نبی اکرم ﷺ کے کسی بھی صحابی کو رفع الیدین کرنے سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ ❷

امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: تقریباً تیس صحابہ نے رفع الیدین کی روایت بیان کی ہیں۔ ❸ لہٰذا واضح ہوا کہ رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں؛ اور اس کا نسخ بالکل ثابت نہیں۔

سوال:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اخیر عمر میں رفع یدین کے راوی ہیں ان سے صرف ایک صحیح حدیث جس میں ان کے عمل کی چار رکعتوں میں ۱۰ دفعہ رفع یدین کا ذکر ہو پیش کریں؟

---

❶ تلخیص الحبیر: ۱/ ۲۲۰ ❷ جلاء العینین: ص۱۰۸

❸ تلخیص الحبیر: ۱/ ۲۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:

یہ بات تو صاحب تحریر نے بھی اعتراف کر لیا ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اخیر عمر میں رفع الیدین کے راوی ہیں۔ تو کیا اتنا کافی نہیں ہے......؟ کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو نماز کے شروع میں، رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ اور اسے بیان کر دیا ہے۔ کیا آپ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ ایک صحابی نبی پاک ﷺ کا عمل بیان تو کرے اور یہ بھی کہے کہ میں نے خود نبی پاک ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو کیا وہ صحابی نبی پاک ﷺ کی سنت پر دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی عمل نہ کرے گا؟

کیا نبی پاک ﷺ کے رفع الیدین کرنے کو آپ لوگ کافی نہیں سمجھتے؟ طرح طرح کے حیلے بہانوں سے نبی پاک ﷺ کی اس سنت کا انکار نہ کرو، اللہ کے عذاب سے ڈرو۔

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ❶

قیامت آجائے گی مگر کوئی بھی مائی کا لعل صحیح حدیث سے رفع الیدین کی نفی ثابت نہیں کر سکتا۔ اللہ پاک اس پیاری سنت پر عمل کی توفیق دے۔

---

❶ سورۃ النور، آیت: ٦٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرم کون

رفع الیدین کرنے والے ..... یا ..... نہ کرنے والے

محترم امان اللہ عاصم ایک جوان رعنا ہیں۔ عصری اور دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں۔ دنیا کے بدلتے حالات اور تقلیدی و مذہبی جکڑ بندیوں کے سلسلوں سے آگاہ ہیں۔ نوجوان ہیں، فاضل ہیں، دعوت دین دینے کی قابلیت رکھتے ہیں، کمپیوٹر کا استعمال خوب جانتے ہیں۔ ادارہ نشر التوحید والسنہ کی ریسرچ ٹیم کے روح رواں ہیں، ان کے اندر کچھ کر گزرنے کا ایک جذبہ ٹھاٹھیں مار رہا ہے، وہ دن بدن ریسرچ و تحقیق کے میدان میں ترقی کی طرف رواں دواں ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ...... (آمین)

وہ اب باقاعدہ، تفسیر اور حدیث پر بھی کام کر رہے ہیں۔ دعا کریں اللہ کریم ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان سے دین اسلام کی سربلندی کا کام خوب لے۔ یہ کتابچہ ان کے زمانہ طالب علمی کا شاہکار ہے، جو گمراہ کن اور مقلدانہ ذہنیت کے حامل افکار پر مبنی ایک حنفی پمفلٹ کا تحقیقی جواب ہے۔ ان کے طالب علمی دور کے اس مسکت جواب و تحقیق سے خود بھی فائدہ اٹھائیں دوست احباب کو بھی تحفہ دیں، تاکہ وہ اپنی نمازوں کو سنت نبوی کے عین مطابق بنا سکیں۔ اور قبولیت کا درجہ پا کر اللہ کی رضا حاصل کر سکیں۔

ابو شرحبیل

مدیر ادارہ نشر التوحید والسنہ

ادارہ نشر التوحید والسنۃ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ